

فتح بینا نال ہو کر ہوئی
 یاقاقح بحیثی غیہ و اگر واصحابہ اجمعین و بحسنہ منت
 انقلع الوباب الفتح واستار الفتح
 بہادر بالفتح و انفتح فی فتح فتح
 یاقاقح

شاہی
 محبوب
 قبول جمایت
 در حیات اسرار

مہاجرات شاہ
 مقبول حکماء و شاعران نظام الملک
 بنام حبیب الدین فتح گنج فوار مجبوب طینان بہار مدین حج و کرم غلام اللہ لک و ساظہ و احفا
 علیہ السلامین برد اساتہ حبیب الدین بخش غلامہ و ارمدوح طبع گردین

از جانب
 شاہ غلام حبیب در رار قادری

مصنف کتاب جہان تاب ہذا حفی عنہ پیش کش شد یا حید کر رار الملو و
 در طبع معرینہ و کن رافع حیدر آباد چھتہ باہتمام منشی ابیر حسن منچر طبع گردیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اگرچہ تقرر لفظ
سوی علمائی وقت کتاب کی ہوتی ہی مگر یہ طریقہ ایسا ہے کہ اپنی چنانچہ کو جبراً پیش
کھانا ہے اگر کٹھی ہو میٹھی کھانا فضول جب میٹھی ہی ہے تو اوسیکاد وجود
ثبوت میٹھائی میں کافی۔ عطار بے عطر کی عمدگی عطاروں سے ثابت کرے
فی الواقع عمدہ نہیں ثبوت سے کیا مفاد جب عطر خود عمدہ ہے محتاج
ثبوت نہیں۔ ”عطر خود ہوید نہ کہ عطار گوید“ ہاں جو ہریان خوردہ میں
خود ہی پرکین سانچہ یا جھوٹ کھدین جب سانچہ کھدین تو جو ہر کی عورت
ہی سمجھنے تو اپنی اشرفی کھری و بی غش جانکر پیشی میں مشتریاں حق میں
کے بچوں و خطر پیش کر دئے ہیں بقول آنکہ اپنی اشرفی کھری سہر بازار دھری
مگر پرکئے والے پرکین تو کھرا کھوٹ محکم امتحان پرکئے و لیکن اب ہم جو ہریان فقیر سنج
اپنے کو مقصود کو هدف بطون سے ظاہر کر دئے بغیر نہیں سکتے وہ یہ ہے اگر خطا
باشد بپوشند کہ الانسان مرکب من الخطائے والنسیان وگرنہ بچند
کلمات تقریظی بفرمایند کہ عت الانسان علی اللہ واللہ اعلم انتہی

یا حیدر کریم

سبب اللہ و نعم الوکیل

کتاب نایب و نحمدہ و بی بدل و بی نظیر فی العلم و البحر و التکبیر و التوسیع سلطان
غلام شاہ و دولہ و تصنیف حضرت مشائخ شاہ غلام حیدر گرامی صاحب تاج درسی و دانش و غنائی

محبوب شاہی
عرف

مقبول حبانی

محب فراموش سید جمال الدین صاحب بخشی جاگیر دار رام پور

در مطبع بشیر دکن بابتہام محمود شریف طبع و فرین گردید

وزیر حیلن شاگرد رشید حسون خان



۵۰۰۸

ط ۲۹

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ کتاب جہاں تاب سن تیرہ سو نوین مرتب ہوئی لیکن کل امر مرہون باوقاۃ
 طبع نہیں ہوئی ورنہ لاجواب سید جمال الدین صاحب بخشی علاقہ حضور پر نور
 جاگیر دار موضع رامتا پور شاید توصیف کتاب ہذا سماعت فرمائی تھی
 فقیر کو ایک رقعہ تحریر فرمائی۔

نقل رقعہ سید جمال الدین صاحب بخشی

مستطعم کرم مصدر لطف و کرم جامع معقول و منقول واقف فرمے

اصول دانائی نکات معنی خیز علمائی نکتہ دانی حقیقت گاہ معرفت و نگاہ

جناب شاہ غلام سید کرار صاحب قادری زادہ اللہ عرفانہ۔

بعد از ابرار لوازمہ تسلیات خاطر فیض اثر پر روشن ہو۔ بہت دن سے

ملاقات نہیں ہوئی آج بلکل دل چاہتا ہے کہ آپ سے ملوں اور میری طبیعت

کچھ علیل ہے چاہتا ہوں کہ آپ سے معالج رجوع کروں کہونکہ اعلیٰ اسلام

کے لئے اسماعیلی آلہی سے افضل کوئی علاج نہیں مگر کیا کروں باعث

علامت ہمت نہیں کہ حاضر خدمت ہوں۔ سوائے اسکے میرے یہاں

کل کچھ نیاز شریف ہی ہے دعوت کا رقعہ بھی علیحدہ مرسل خدمت

ہے امید وار ہوں کہ حضرت قدم پنجہ فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

علاوہ ان میں زیادہ وساعت کتاب جہاں تاب سر محبوب شاہی

کا ہوں۔ مراحم بزرگانہ سے شائق کو محمد و مہین فرمائیں گے۔

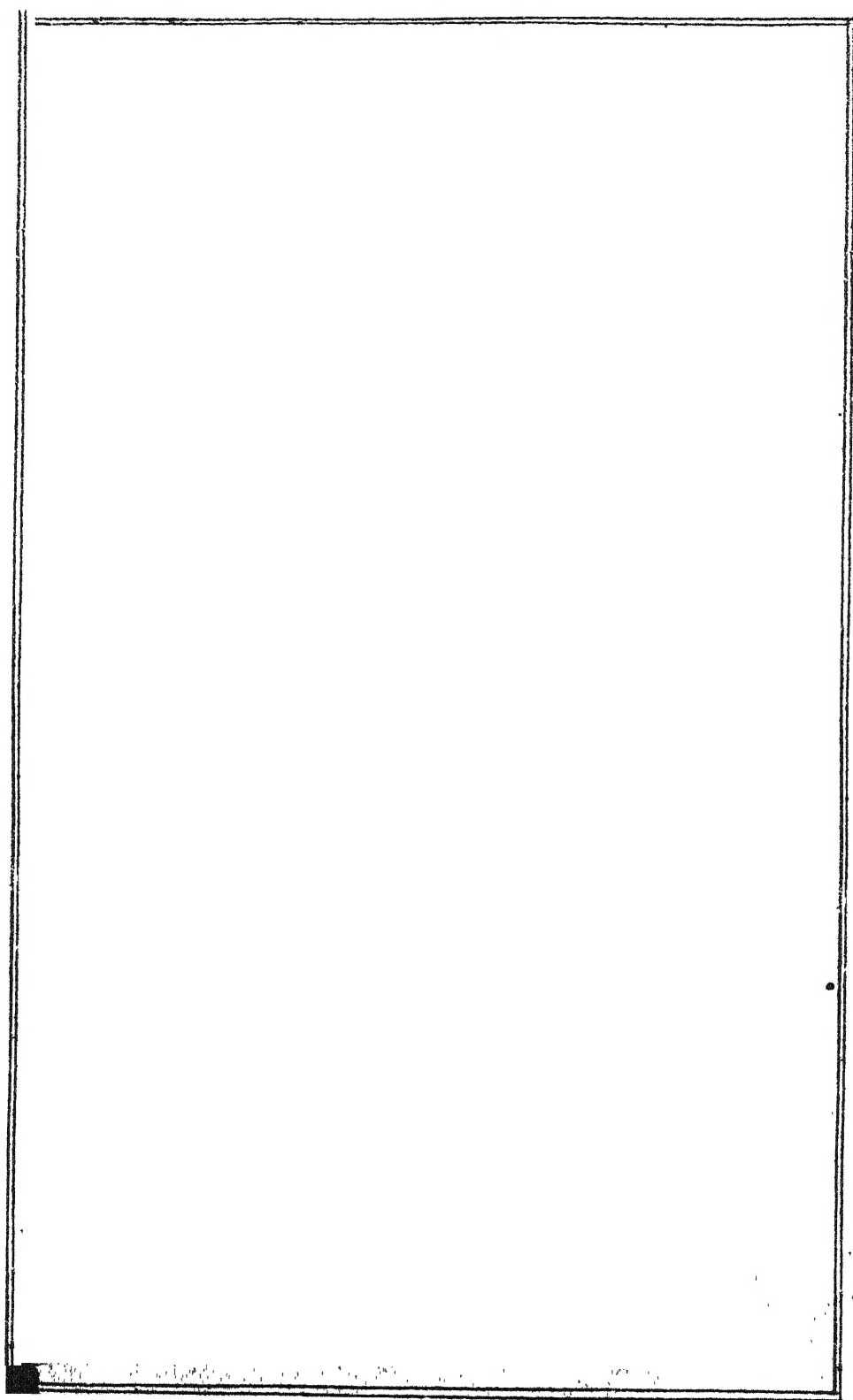
سواری کل حاضر خدمت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ عداوب فقط سید جمال الدین

جب یہ رقعہ فقیر نے دیکھا مجبور ہوا کیونکہ یہ معتقد فقرا ایسے ہیں کہ

جسکی نظر کم دیکھی جاتی ہے نہایت صدق ارادت فقرا و مشائخین
 سے رکھتے ہیں سچی نیک مرد جسکے مکان ہے دایم غریب و مساکین مستغنی
 ہیں حالانکہ ایسے کچھ انکی معاش نہیں جیسا ان کا دل ہے
 اپنی ذات پر تکلیف اٹھاتے ہیں مگر کار خیر میں دست کوتاہ
 نہیں کرتے حضور پر نور دام اقبالہ کے سچے خیر خواہ جان شار ہیں کیونکہ
 یہ فقیر بھی بار بار ان کو دست بد عادی کہا گیا ہے اگرچہ درینو لا قدوم
 مسیت لزوم سے ان دام دولتہ کے دور میں دایم اس
 دوزی و مچوری سے رنجور ہیں لیکن ان کی وہ ملک حلالی ہے کہ
 نام کتاب سنتے ہی بیت دار ہو کر تقاضا فرمائے مجھ کو بھی لازم ہے
 کہ ایسے شائق محروم نہ ماکھوں پس یہ فقیر مع کتاب جانتا ہے
 دعوت میں ان کی گیا بعد فراغت خورد و نوش کتاب سماعت فرمائے

ایسے مضطرب و بیقرار ہوئے کہ رشک ماہی بے آب تھے پس
 ماننے لگے کہ اب میں یہ کتاب جہان تاب آپ کو دیتا ہی بہن میں خود
 اس کو طبع کر کے شایع کروں گا حیف ہے کہ جس میں ہمارے
 نافع و نعمت کی توصیف ہو ہم دیدہ و دانستہ اس کو چشم خلائی سے
 ستور کہیں ہماری نمک لالی سے بعید ہے الغرض بہت
 ماحجد و جہد سے اقرار فقیر سے لیکر کتاب واپس دئے
 یزدوم ببلغ کشید فقیر خانے کو مع تحریر نذا بہ سجده۔

فی تحریر۔ بعد اواسی آداب عرض ہے اس کم بضاعت کو قبول
 کر اور کتاب کے چھاپنے میں صرف فرمائے۔ سید جمال الدین نجفی
 ب تزیہ فقیر شایع کرنے پر کتاب نذا کے مجبور ہو کر ماہ مبارک
 یستگیر میں کارروائی چھپائی کو جاری کر دیا۔ السعیمنی و الامام



سبہائی حضرت ناسیہ نامولانا ابو محمد رید عبد القادر الحسینی و الحسینی
 جیلانی رضی اللہ عنہ کی عنایت پاک اور نظر رحمت اگرچہ یکہ کل سدا طیر
 حیدر آباد کن صان اللہ عن الشر والفتن پر تو ہونگی مگر علی ان خصوص
 ہمارے پادشاہ فرمان بروائی حال آصف جاہ نظام الملک بادشاہ
 کو کن جناب نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنت
 و ضاعف علی العالمین برہ و احسانہ کے حال فضیلت آل پر نہایت
 درجہ ثابت ہوتی ہے اور بلکہ آن دام دولۃ ازل سے
 مقبول درگاہ آنحضرت رضی اللہ عنہ معلوم ہوتے ہیں اس فقیر کو
 کئے دلائل باطن و ظاہر سے ثابت ہوا ہے اور کل دلائل قابل
 نہیں ہیں کیونکہ اسرار پوشیدہ کے اظہار میں ممانعت ہر
 مگر حیدر دلائل کا اوس میں سے بلا اظہار گزیر بھی نہیں ہر دلوں

طبیعت متقاضی ہے کہ ظاہر کر ان اسرار پوشیدہ سے چند اسرار
 کیونکہ امر حق کو چھپانا بھی جائز نہیں ہے اور سوائے اس کے اظہار میں
 اس سر پوشیدہ کے چند مفاد عظیم بھی پیش نظر ہیں۔

فائدہ اول۔ یہ کہ آن دام دولتہ اپنے مراتب خدا داد سر
 اگرچہ کہ واقف ہو گئے کیونکہ بادشاہوں کے قلوب نورانی
 ہوتے ہیں مگر شان داران اپنے شان کا نشان دینا خلاف شان
 سمجھتے ہیں مجبورا لازم ہے اوس شان عالی شان کو بصورت نشان
 بلند کرے تاکہ سایہ میں اوس کے مخلوق مستفیض ہوں۔

فائدہ دوم۔ یہ کہ کل فضلہ خواران ریاست اپنے بادشاہ
 اسلام کے مراتب باطنیہ سے واقف ہوں گے تو رجوع بصورت
 اعتقاد باطنیہ بھی ہر رنگے۔

فائدہ سوم۔ یہ کہ کبھی مردم بے سمجھ نسبت میں باخشاہوں و
 حکاموں کے گفتگو ناجائز بھی کرتے ہیں یہ بادشاہ ایسے نہیں
 جو شخص کہ غائب میں زبان دراز ہوگا تو عتاب میں آنحضرت رضی اللہ
 عنہ کے گرفتار ہو کر مبتلائی رجعت ہوگا لہذا پیشانی کا خدو سہ
 ہے۔

فائدہ چہارم۔ یہ کہ فقرائی بزرگوار جمیع خاندان پاک علیٰ خصوص
 خاندان عالیہ غوثہ رضی اللہ عنہ کو ہم نسبت معلوم ہو تو ضروری
 دعا گوئی میں کوتاہی نہیں فرمائیں گے دعا کرنا اون کا ایسا ہنر
 جو دام کرتے ہیں بلکہ واجبات سے جانیں گے اور دلوں میں
 منزلوں میں اون کے محبت آن دام دولتہ کے ہوگی۔

فائدہ پنجم۔ کل مخلوق شاہی کے دلوں میں وقعت باطنیہ اس

شاہ عالی جاہ کے ہونگے۔

فائدہ ششم۔ یہ کہ جب تک کہ عالم دنیا میں یہ کتاب کا وجود

موجود رہے گا نام ہمارے شاہ عالم پناہ کا روشن مثل آفتاب

جہاں تاب رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ شاہانِ مشین کے نام

مصنفانِ متقدمین علوم تو ایچ ویا اور فنون وغیرہ میں کتب کے

بے نظیر تصنیف فرمائے ہیں جس سے آج تک نام آوری ہے اور

بعض بادشاہان اور امرایانِ جلیل القدر بڑے بڑے شہر و قلعہ

و قصبات و مساجد و یا کوئی عمارات کے بناسی دنیا میں اپنا نام باقی

رکھے ہیں اصل نام مردوں کا تختہ دنیا پر ایسے امور میں باقی

رہ جاتا ہے پس ایسی ہی مفاد سے جو نواورات خدا داوی خلقی

ذاتی ازلی جنابِ فوابِ آصفیاء نظام الملک میر محبوب علی خان بہادر خلد اسد

و سلطنتہ والی مسلمانان و حاکم حیدر آباد دکن صانتہ اللہ عنہم سرائق
 کے مین سو نہایت پروہ کے ساتھ چند سرائق قابل اظہار ظاہر کئے
 جاتے مین سو اسکے لاکھوں کروڑوں مین یک شخص نہاد الوجود
 عجیب الخلق وینی و یا دیوی ہوتا ہر تو سیکڑوں سال خلافت
 مستفیض اس وجود نیک بود ہوتی رہتی ہے اب یہاں نادر الوجود
 عجیب الخلق ظہور سعادت ذات الاصلغات آن ام دولت ہے
 کیونکہ کسی اسباب تارات وجود فیض مین آن ام دولت کو جمع مین در آگے
 اس کتاب مین آتے مین انشاء اللہ تعالیٰ تو بس عالمین اسی وجود
 بزرگ کے وسیلہ سے جناب مین بزرگان دین یعنی جس بزرگ کی
 عنایت اس وجود پر ہوتی ہر وسیلہ سے اس وجود کے جناب مین
 اول کے ملتی ہوتے مین فی الفور مراد بر آتی ہر انشاء اللہ تعالیٰ

اسی صل اللہ پاک کی جناب میں وسیلہ سے انبیاء و ان کے اور رسول
مقبول صلعم کے جناب سے آپ کے آل پاک اور اولاد پاک کے

اولیا اللہ کی جناب میں ان کی چاہی ہوئی وسیلہ سے التجا کرتے ہیں

چنانچہ حضرت خنبر کے وسیلہ سے دزگاہ بادشاہ کوٹین اللہ الغالب

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میں مقبول عرائض مستند ہیں ایسا ہی ان

دام دولہ کی ذات نیک صفات پر عنایت ہے و رحمت پایان

ابتدائی خلقت سے جناب پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے لئے دلائل

سے جو آگے آتی ہیں پائی گئے تو چاہا میں کہ یک کتاب فن اعمال

میں وہی اعمال جو خاص یا زوہ اسم پاک سے ان حضرت کے بذریعہ

اسمائی ان دولہ میں قواعد بطعریضہ علم جبر کے مرتب کروں

کہ مخلوق کو عنایت آنحضرت جو اوپر اپنے بادشاہ اسلام کے

ہو معلوم ہوا اور اس کتاب کے عمال سے مستفیض ہوں اور عالم
 دنیا میں نام نامی آن دام دولتہ کا مثل آفتاب جہاں تاب ساطع و لامع
 رہے اور دعائی مستفیضان عمال کے آن دام دولتہ مع خیال و آل
 و سلطنت تا یوم القیام قائم رہیں لہذا یہ رسالہ چند درقی نام سے
 آن دام دولتہ کے علم جعفر قواعد بسطہ عرضین ترتیب دیا میں
 اور نام اس رسالہ کا ستر محبوب شاہی عرف مقبول جہانہ رکھا نام
 گیارہ حروف سر مرکب ہے بر عایت کتاب ہذا کیونکہ اس میں گیارہ
 ہی بحث ہے اور یہ کتاب اوپر چار اسرار و چار سر ہر سر گیارہ گیارہ
 نکات جملہ چار گیارہ چوتالیس نکات اور یک خاتمہ سے مرتب
 ہے بحراب حضرات خیر خواہان ریاست اور علی انخصوص علمائے فن
 ہذا کے خدمات میں عرض ہے جہاں کہیں علم و فن کی بحث و عبارت

وزبان بین حرف سہو و خطا کا ملاحظہ فرمائیں گے تو کدنگ اصلاح سے
 پھیل دیں گے اور جن جنگو مفاد اس کتاب جہانتا ہے ہووے تو
 دیکھیں اسے اس بادشاہ اسلام ادا م شریفیہ کو اور اس فقیر کو
 یاد فرمائیں گے کہ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

اسرار اول۔ در بیان اسرار می کہ در بطن آسمان سلطان دکن

اسرار دوم۔ کہ در تولد فیض جوآن بادشاہ اسلام است۔

اسرار سیوم۔ اسرار می کہ در تخت نشینی آن عالم مسلمانان است۔

اسرار چہارم۔ اسرار کے کہ در دستخط خاص یا محبوب بودہ است

سر اول۔ کیفیت اسم اول آن ام دولتہ مع یازدہ نکات ہر نکتہ

عمل نیک حرف۔

سر دوم۔ کیفیت اسم دوم آن ام دولتہ مع یازدہ نکات ہر

نکتہ عمل یک حرف

سرمسیر - کیفیت اسم سیم آن ام دولتہ مع یازدہ نکات ہر

نکتہ عمل یک حرف

سرمسیر - کیفیت اسم چارم آن وام دولتہ مع یازدہ نکات

بیرنختہ عمل یک حرف خاتمہ میان متفرقات -

اسرار اول - اسرار می کہ در بطن اسمائی آن سلطان ذکر است

اب چند دلائل بزرگی میں آن ام دولتہ کے مشکیش ناظرین کئے جاتے ہیں

جانو صاحبو جناب پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے بہت اسمائی پاک ہیں

خصوص نود و نہ نام مسعود ان کل اسماسی یازدہ اسماسے

اعظم ہیں جو مشہور و معروف ہیں برائے نعمتی یازدہ عدد خاص نسبت

آنحضرت رضی اللہ عنہ میں اور سو اسم کے نام مبارک میں آنحضرت کے

جو محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ہی یازدہ حروف میں اور غوث الصدا
 رضی اللہ عنہ میں بھی یازدہ حروف موجود ہیں اور غوث محی الدین
 رضی اللہ عنہ میں بھی یازدہ حروف ہیں اور قطب محی الدین رضی اللہ عنہ
 میں بھی یازدہ حروف ہیں اور سید محی الدین رضی اللہ عنہ میں بھی گیارہ
 ہی حروف ہیں اور یہ نام کل گیارہ ناموں میں اول ہے اور اس نام پاک
 کے بعد شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ ہر اسمین گیارہ ہی حروف ہیں اور
 بادشاہ محی الدین رضی اللہ عنہ جو لفظ شاہ کا معنی ہر اسمین بھی گیارہ ہی حروف
 ہیں یہ محض کرامت آنحضرت ہے رضی اللہ عنہ اس لئے یازدہ عدد
 مقبول آنحضرت ہی یازدہم شریف کی بنا ہی بیاعت ہو مقبول
 یازدہ عدد و یازدہ اسماء ان حضرت کریم ہیں یازدہم شریف کا
 سرا بھی یہی ہے جو فقیر عرض کیا یہ سبب باطن ہی بصورت ظاہر اور

اسباب ہو گئی اور سوا کے اللہ جل جلالہ جل شانہ کے بہت
 اسم پاک ہیں نود و نواں اسم او میں اسم اعظم ہیں اور ان نود و نو میں چل
 اسمی شریف اسمی اعظم ہیں اور چل اسم میں سے گیارہ اسمی مبارک
 باری تعالیٰ اسمی اعظم ہیں اول سے گیارہ تک یہ کل اسمی اعظم
 ہیں اس گیارہ میں گیارہ نام اسم مبارک اسم اعظم ہے وہ یہ ہے
 یا کبیر انت اللہ اب ہم یہاں وجہ اسم بزرگ ہذا کا عرض نہیں کرتے
 خوف طوالت سے یہاں علما کفن ہذا کے ارشاد پر پورا پورا عرض کرنا ہو گا
 انشاء اللہ تعالیٰ اب خیال کیا جائے کہ اسمی چل اسم میں یہ اسم اعظم
 بھی گیارہ نام ہی ہے اور اس اسم اعظم میں بھی گیارہ ہر حرف میں اور
 یہ اسم مبارک جامع ہے کل اسم کا اگر یہ اسم اعظم کی صفت کروں تو
 ذکر ہو عرضی یہ کہ کل اسم کا اثر فقط یک یہ اسم اعظم میں ہے اور حضرت

پیروستگیر رضی اللہ عنہ کے یازدہ اسمائی پاک منسوب ہیں اسی اسم عظیم سر
 سوائے اسکی یازدہ اسم باری تعالیٰ سے یازدہ اسم آنحضرت رضی اللہ عنہ
 منسوب ہیں وخصوص سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتو
 ہر اسم عظیم باری تعالیٰ یا کبیر انت اللہ اور بانی کل اسماء جناب پیروستگیر
 رضی اللہ عنہ ولی محی الدین رضی اللہ عنہ وشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
 اسی صل یہ کل اسماء پاک وسی اسماء باری تعالیٰ سے منسوب ہیں اور یہ کل
 ناموں کی یہی حروف گیارہ ہی ہیں اور موائے سکے غوث محی الدین رضی اللہ
 اور حضرت قطب محی الدین رضی اللہ عنہ جو مشہور و معروف ہیں گندہ
 ہی حروف ہیں جنہ بار بار عرض کیا انتہا۔ آدم پر سر مطلب اب سول
 کیا جاتا ہر اہل انصاف سر جس شخص کو نسبت آنحضرت کے اسماء پاک
 سے ہو اس کا کیا کچھ رتبہ ہوگا اور وہ شخص کیا کچھ مقبول و پسند

و مورد عنایات آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ہو گا یا نہیں اب یہ فقیر خود ہی
 عرض کرتا ہے جسکو نسبت کسی طرح کے یا کم از کم نسبت سب کوئی غوثیہ
 بھی ہے تو وہ شخص مقبول آنحضرت ہر رضی اللہ عنہ اور جب حضرت کا
 مقبول ہے تو پسندیدہ شاہنشاہ دو جہان سلطان انس و جان رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے جب آپکا پسندیدہ ہے ضرور
 پسندیدہ حضرت جناب باری جل جلالہ و جل شانہ کا ہے للہ الحمد
 وہ شخص حاکم الوقت فرما رہا و اگر کن حال جناب نواب محبوب علیخان
 یہاں درخشاں ملکہ و سلطنت ہے کہ صدر نام آن دام دولہ محبوب علیخان
 دام اقبالہ ہر اس نام کے بھی گیارہ ہی حروف ہیں اور دوسرا نام نا
 آن دام دولہ کا جناب محبوب الدولہ ہر اس کے بھی گیارہ ہی حروف
 ہیں اور تعمیر نام نامی کن دام دولہ کا جو جناب بادشاہ ترواؤ کے

بھی یازدہ حروف ہیں اور چوتھا نام نامی آن دایم دولتہ کا جو میر محبوب علی
 ہر لفظ میر سی تا علی پورا نام ہر بیان خانی ادب لکھا گیا اس نام کے بھی
 گیارہ ہی حروف ہیں اب کوئی صاحب نواب میر محبوب علیخان بہادر
 خدا اللہ ملکہ سلطنتہ تک یک ہی نام قرار دیکر کے فرماوین کہ اس نام میں
 گیارہ حروف نہیں تو یہ بات دوسری ہی فقیر نے توجہ کو نام لکھتے ہیں
 اس کا ذکر کیا اور سوا اس کے کسی بادشاہ یا امرائی جلیل القدر کے
 کسی نامان اصلی و خطابى ہوتے ہیں تو مختلف المعنی اور تعداد حروف
 میں بھی کم و زائد ہوتے ہیں کل نامونین حروف ہم تعداد اور ہم معنی
 بلا تقرر بہ طور خود ہونا محال و غیر ممکنات سر ہے اب خیال کرنا چاہئے
 چارون نامونین بھی آن دایم دولتہ کے بلا اختلاف معنی کے سوا
 تعداد حروف میں بھی گیارہ ہی حروف ہیں پس فرماؤ یہ

بادشاہ کی بزرگی میں کوئی دلیل شک و شبہ رہی ہو اگر سچ پیش ہوتا کہ اس
دلائل صاف و قہر عرض کیا جاوے اور سوائے اسکے ان نام و ولتہ کے چاروں
ناموں میں جو عرض کیا ہو ایک نام میں گیارہ گیارہ ہی حروف ہیں
تو چار گیارے چالیس حروف ہوتے ہیں عدد چوالیس کو ۳۳
استنطاق کیا تو یعنی عدد کے حروف بنایا چار کا حروف دال
چالیس کا حروف میم جملہ دم یہ دو حروف محی الدین رضی اللہ عنہ کے
اس شاہ کو چھوڑے نہیں اور اس دو حروف کو بھی حسب القواعد
علمائے جفر داخل استنطاقیہ داخل حروف اور کیا تو چوالیس
تھے سو چالیس ہوئے استنطاق میں و م پیدا ہوئے۔ غوث
پاک رضی اللہ عنہ کا و او اور میم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو موجود
پایا اور چالیس کے مطابق قانون علمائے جفر استخراج اسم اعظم کے استخراج

اسم کیا تو ہم عدد یازدہ اسمائی پاک سے آنحضرت کے رضی اللہ عنہ
 ولی اسم اعظم برآمد ہوا یہ اسم اعظم بھی پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا ہے
 نہایت تعجب اس فقیر کو معلوم ہوتا ہے عقل کو حیرانی ہر اس کیفیت پر یہ فقیر
 گمان قوی کرتا ہے کہ اگر اللہ چاہے تو ان دام دولۃ چھالیس سال کے
 عمر میں درجہ ولایت کو پہنچے گا اور سلطنت ظاہری بھی کریں گے
 کیونکہ چاروں ناموں کا ایک باطن اسم ہر و اسم ولی ہر اور سن تخت
 نشینی کا بھی یک باطن ہر وہ باطن بادشاہ ہی ذکر اس کا اسکے آگے آتا ہے
 انشاء اللہ تعالیٰ دو نو قومی دلائل سے ان دام دولۃ کا با وصف
 بادشاہت ظاہری کے بادشاہ باطن بھی ہونا لازم آتا ہے
 بادشاہت باطن ولایت اور اذوا کی خدمت ہر۔ اس حاصل سوائے
 اسکے یہ اسم پاک ولی محی الدین رضی اللہ عنہ کے بھی حروف گیارہ

ہی میں اللہ اللہ کہاں تک یہ بادشاہ سعادتمند ازلی کو عنایت
جناب بادشاہِ دو جہانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ گہری ہوئی ہر
کہ اپنے دائرہ سے باہر فرہ ہوئے نہیں دیتی ماشاء اللہ۔ حروف
اسماءِ آن دامت دولۃ کی نسبت بہ اسمائی مبارک آنحضرت رضی اللہ
عنہ میدارند۔

جانا چاہئے یہ اسم مبارک آن دامت دولۃ کا درجہ اول میں آپی ہی
بقول علمائے جفر استنطاقیہ اور بقول علمائے جفر طبعی مع حروف
استنطاقیہ بلا اختلاف ہر سہ قول بادی ہو نیکی باعث واسطے
اشرقتوج مال و جاہ کے بی نظیر ہو لہذا نام بزرگ ہذا اول میں عرض
کیا جاتا ہے جانو حضرات اس اسم کے گیارہ حروف ہیں ہر ایک
حروف کی نسبت ہر ایک اسم اعظم جناب پیر دستگیر رضی اللہ عنہ

کے سات ہی چنانچہ حرف اول میم حروف مقطعات اوس کے تم
 می تم سر حرف جو درجہ عشرۃ میں تھا اول درجہ میں یعنی درجہ
 احادۃ میں آیا ہر لہذا اعداد اوس کے درجہ احادۃ کے لئے جائز
 بجائے چالیس کے چار یہ چار بقول علما می متنظامیہ دال بنا اور
 حرف می بجائی خود بحال کیونکہ اپنے درجہ میں ساکن ہی یعنی بادی ہے
 مقام بادی میں مقیم اور حرف میم ثانی جو تیسرے درجہ میں واقع ہے
 عشراتی میات کے درجہ میں آیا ہے یہ حرف ترفع مراتب سرون
 بناؤں ترقی میں سین پس حرف س ہوا جملہ بسط مسلم میں دمی
 س یہ تین حروف حاصل ہوئے۔ اسکو بسط قلب کیا گیا س می
 د ہوا پھر اس کو مرکب کیا گیا تو لفظ سید بنا پس معلوم ہوا حرف میم
 متعلق ہے اسم پاک سے حضرت جناب سید محی الدین سید عبد القا

جیلانی رضی اللہ عنہ کے دیگر انیکہ حرف میم کے اعداد چالیس
 ہوئے ہیں ترقی میں پچاھ پر ساٹھ استنطاق میں م آن تس
 یہ تین حرف تنزل میں دہ تو ہوئے۔

خلاصہ

جاننا چاہئے حرم قسیم مقطعات سہ حرفی ہو نیکا وجہ ترقی مراتب
 ثلاثہ کیا کیا میم سے نوں بنائوں سے سین ہوا چنانچہ یہ تم آن تس
 بار دیگر یہی تین حروف کہ مرتبہ عشرۃ میں ہیں سہ حرفی کہ باعث
 تنزل ثلاثہ کیا گیا یعنی مرتبہ احادۃ میں میم وال بنائوں صا ہوا۔
 سین واو چنانچہ یہ تین حرف ہونے وہ دہ پہر ہانے وال
 بقول علماء کے متصیف بانبا اور بقول علماء تضعیف یا بنا اور
 واو بفرمان علماء و ترفع مراتب سین ہوا یہ تین حرف براہ ہوئے

ب۔ م۔ ی۔ س۔ بارشانی میم حرف اول یعنی مصدر ان مشتقات
 کا طریق علمای ترقی سے نون بنا چنانچہ ن اور نون بھی پہر
 ترقی میں سین ہوتا مگر تکرار ثلاثہ کی صورت میں استخراج ہذا ختم ہوا
 منجملہ حباب قوع مراتب بسط مسلمین یہ سطر دس حرفی مستخرج ہوئی
 م۔ ن۔ س۔ و۔ ہ۔ و۔ ب۔ م۔ ی۔ س۔ ن۔ علمای حروف کو
 غور فرمائیگی جائی ہے یہ حرف میم بھی جو یک حرف ان گیارہ
 حروف سے ان ام دولہ کے ہی استخراج میں اسکے بھی گیارہ ہی
 حروف پر آمد ہوئے یہ دس حرف جو لکھے ہیں اور یک سین ہی
 استخراج پاتا جگہ گیارہ حرف ہوتے ہمنی بہ لحاظ ترقی ثلاثہ اور
 بوجہ تکرار ثلاثہ چھوڑ دیا اللہ اکبر کیا کیا نسبت خاص یا زدہ اسمائے
 پاک جناب پر دستگیر رضی اللہ عنہ سے ان ام دولہ کے ناموں کو

ہی کہ عقل کو بجز حیرانی راہ نہیں الحاصل سمجھنے بقانون طرح موالید ثلاثہ
 انتخاب حرف کیا حرف سیوم سس لیا حرف سیوم و لیا سوم سس لیا باقی
 رہا یک حرف نون تو اوس کی شرکت سے ابتدائی سطر سے حروف سیوم ن لیا پہر
 سیوم۔ لیا پہر حرف سیوم۔ ہی لیا حرف سیوم و لیا حرف سیوم
 ت لیا پہر حرف سیوم ن لیا اب یہاں نون کو چھوڑ کر شمار کیا تو ابتدا
 شمار کرنا ہوگا وہی حروف حاصل ہوں گے جو ہو چکی بنا برن ختم استخراج
 کا ہوا جملہ دس کے دس حروف ہاتھ آئے چنانچہ ہذا السطر الانتخاب الطرح
 المفرد علی الموالید الثلاثہ من القواعد الجاریۃ کتبیح العلماء الجفر الاحمر و المصنی
 س و س ن ہ ی م د ب ن

اس سطر سے بھی طرح مرکب لفظز علما ترتیب السطور و حرد
 حاصل کیا یعنی اوپر چار قسم کی طرح کیا۔ اول طرح الثلاثہ دوم طرح

الاربعة سیوم طرح خمسہ چہارم طرح الستہ طرح اربعہ خمسہ میں جس حرف
پر طرح راست کیا اور وہی حروف پر طرح قلب بھی عمل میں لایا طرح ثلاثہ
و خمسہ کو اوپر حال اوس کے بحال رکھا چنانچہ یہ ہے

انتخاب ہذا الحروف المستحصلہ المفرد

فی الطول	فی العرض	فی الطول	فی العرض
طرح الاربع	او قلبہ	طرح الحکم	او قلبہ
حصلہ	حصلہ	حصلہ	حصلہ
ن	س	ب	م
فی العرض	فی الطول	طرح الثلاثہ فی الطول	فی الطول
طرح الاربع	او قلبہ	حصلہ	حصلہ
حصلہ	حصلہ	س	م
م	ن	طرح الثلاثہ فی العرض	طرح الستہ
طرح الثلاثہ فی الطول	حصلہ	حصلہ	حصلہ
م	ن	و	و

اب کل طریق سے منتخبہ حروف کی تکرار ثلاثہ کے باعث حصہ قاعدہ

جان کے ختم کیا گیا اور وہی حروف یکجائی میں سطر لفظ مسئلہ کیا۔

چنانچہ

ن س ن ب م م ن س م ی د و

یہ حروف مفرد سطر جواب ہیں مرکب او سکا یہ ہے

کَسْبَهُ مِنْ سَيِّد

الحاصل حرف م کہا منسوب ہوں میں سید سے یعنی اسم پاک حضرت

سید الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے یا اگر ہ کی ضمیر کو

راجع طرف غائب کے کرے تو یہ معنی ہی منسوب ہے۔ حرف میم سید سے اب

باقی رہا حرف واو شریک جواب نہیں ہوا تو معلوم ہوا حرف عطف ہوا

مستحصلہ کا ختم ابھی نہیں ہوا آگے کچھ اور خبر برآمد ہونیوالی ہو وہ طالب ہے

کوئی اور قواعد کی مگر ہم کو یہاں اسی قدر ضرورت تھی لہذا ختم استخراج کیا

مستحصلہ حرف ہیم با تمام رسید
کل دس حروف نام نامی ان

دام دولہ کے باقی کے دس اسم پاک جناب پیر و تگبر رضی اللہ عنہ سے سب

ہیں شرح ہر یک حرف کی کر کے استخراج ہر یک حرف کا کرنا ہو نہیں سکتا

کیونکہ کتاب کو طول ہو گا لہذا استخراج کر لے کر فقط استخراج لکھ دیتے ہیں۔

یک ہی حرف کی شرح کافی ہے واسطے ہونے دلیل کل حروف کے انتہا۔

محبوب الدولہ خلد اللہ ملکہ

جانو حضرات اس نام کے بھی گیارہ حروف ہیں جتنے آگے ہی عرض کر دیئے

اور وہ گیارہ حروف بھی گیارہ ہی اسم پاک سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے

منسوب ہیں مگر محبوب علی خان اور محبوب الدولہ خلد اللہ ملکہ میں

حرف یا تک تو استخراج میں اسم کے اسماء عظم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ایک ہی

ہی گیارہ سے حرف دوسرا ہونے اسماء عظم منسوب ہر بہن محبوب باد خلد ملکہ میں

بادشاہ کو بایں استخراج میں حرف علیہ وہی اور نام نامی میر محبوب علیخان

خداوند ملکہ اسمین بھی بلا لفظ خانے تعداد حروف میں گیارہ ہی

حرف ہیں ہنسی بہان لفظ خانی او بالکہا الحاصل اس نام کو حروف مختلف

سات اسمائی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے منسوب ہیں اور آگاہ ہونا چاہئے

کہ جس نام میں آن دام دولہ کے حروف مکرر ہو کر تکرار کئی میں

تو کل حروف تکرار یہ کا منسوب اسم پاک ایک ہی نہیں ہو گا بلکہ علی

ہی چنانچہ محبوب علیخان دام اقبالہ کے میم سے حضرت محی الدین رضی اللہ عنہ

اعظم استخراج پایا ہے میر محبوب علیخان دام اقبالہ میں حرف

میم تکرار کیا ہے یعنی دوبار جو آیا ہے یہ ہی اسم مبارک آنحضرت

رضی اللہ عنہ کا اس حرف میم کے استخراج سے بھی برآمد ہونا نہایت

اسم مبارک منسوب ہے وجہ و سبب یہی نام نامی اول میں آن دام دولہ

کے جو حرف میم تہ حرفی عشراتی مقام احاد میں آیا ہے اور اس کے عدد
 ذاتی عشراتی چالیس کے سوا ہی عدد مکانی احاد اتنے چار بھی
 لیا گیا ہے اور میر محبوب علی خان خلد اللہ ملکہ میں جو حرف میم چوتھے
 درجہ میں تکرار کیا ہے درجہ الف میں اس کے چار ہزار لیکر سوا ہی اس کے درجہ
 میا تہ چوڑ کر اصلی مکانی عدد عشراتی چالیس بھی لیا گیا ہے اب ہم چاروں
 نام نامی آن دام دولتہ کے حروف جو اسکا اعظم جناب پیر دستگیر علی
 سے منسوب ہیں سو علیہ علیہ کر دیتے ہیں اس نقشہ کے ملاحظہ
 سے معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وہ نقشہ یہ ہے چاروں نام
 فیض التیام آن دام دولتہ کے حروف مفردۃ سے نقش ہیں
 طبیعت بھی ہر ایک اسبم کی علیہ علیہ لکھی ہے نتیجے
 سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے اور حبل کبیر بھی ظاہر ہے

مگر وقت عمل از سر نو خدا سہارا آفرماید اگر لینا مناسب ہے

اسرار دوم اسرار سی کہ در تولد
فیض خود آن بادشاہ اسلام است
جانا چاہیے کہ چھ سالہ سالہ میں یہ فقیر کی

صحرا میں چلے کش تھا بعد فراغت خود اورد

مکان ہوا سنا کہ فرمان روائی حال کو یک

شاہزادہ عالی تبار پیدا ہوا ہے۔ انہی

دھون یہ فقیر کلام حنفی معامین کوئی بزرگ کی کیشن

گوئی ہے بہت کر کیا کرتا تھا پس تولد پر اس

شاہ عالی جاہ کے وہ معامل ہو گیا تو فقیر اس

وقت یہ رباع کہہ دیا۔ رباع

تولد فیض جو دشاہ اسلام : بیاسی سال تریاسی کے اندر
 ہی یہ بس وہی ہر جس کی فکر تھی : ہلاکب جھوت ہو قول قلندر
 اس حال تولد فیض جو وہی آن داؤلہ کا وہی مبارکین ہے اگرچہ کہ بہت لوگ
 اس میں بزرگ میں پیدا ہیں مگر یہ کیفیت دیگر ہے خاص ہی سن
 میں جو بارہ سو بیاسی سال کے اتمام پر تریاسی سال میں چار مہینے
 گزرے ہو جبکو تریاسی میں شمار کرتے ہیں مگر بیاسی سال کا اثر
 وجود تا نصف سال بالاباقی رہتا ہے اس مدت تک محاسبان
 تکبیر کے پاس بیاسی سال کہا جاتا ہے پس تولد فیض جو آن ام ولتہ
 کا بھی وہی حساب سے بارہ سو بیاسی کہا گیا اگرچہ کہ تریاسی سن
 اور سوائے اسکو چار نام بھی گیارہ گیارہ حروف کے بلا شمار
 عدا وقع میں آنا یہ محال ہے اب یہاں ہر دو سنیں کے اسرار لکھے جائیں

اول بیاسی سال یعنی بارہ سو بیاسی میں تعداد حروف چاروں ناموں
 آج ام دولتہ کے کہ چوالیس ہوتے ہیں داخل کیا گیا تو جمع میں
 ۱۳۲۶ تیرا سو چھ^{۲۶} میں ہوئے اسکو استنطاق کیا ہزار کا حرف غین
 اور چھ کا حرف واو۔ اور درمیان کے دو اعداد۔ یک تین کا
 یک دو کا جملہ بقاعدہ علمائی جامع الجمع اشکالہ یک جواب سے زیر
 جمع کرنے سے پانچ ہوئے اور یہ اعداد عشراتی و میاتی ہیں پس
 بہ لحاظ مراتب مذکور پانچ سو ہوا استنطاق میں حرف۔ ث بنا
 یا مقام عشرات میں پنچا ہو کر میات میں پانچ سو ہوا ہر دو صورت
 جائز ہر اسی اصل جملہ حروف کو لبط مسلمین لایا و ث غ یہ تین و
 برآمد ہوئے انکو صدر موخر میں گردش دیا غ و ث مستحصل
 ہوا مرکب میں اسم مبارک غوث برآمد ہوا کیا کرامت حضرت

غوث پاک ہر جس کو چاہتے ہیں تو کہا شک اپنا کرتے ہیں قند مکر
 بارہ سو بیاسی کے اعداد ایک ہزار ^{۱۲۰۲} دو سو اسی پر دو ہیں حرف
 اسکے ب ف ر غ غین و را یہ دو حرف سے لفظ غر ہوا
 اور دوبارہ غین عشرات کے درجہ میں مطابق قانون علمائے
 منزل حرف می ہوا لفظ غرا اور یہ حرف می لفظ غری بنا حرف
 ب تو موجود ہی ہے لفظ غریب پیدا ہوا پس غریب محی الدین
 حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی اعداد اوس میں
 موجود پایا۔ ماثلاً اللہ نوعد یگر حرف غین درجہ میات میں حرف
 قاف ہوا اور درجہ عشرات میں حرف می بنا اور حرف ف
 تو موجود ہی ہے اور حرف ر ا ب ج ل ن ر ہا حروف جملہ بسط مسلم میں
 ق۔ ی۔ ف۔ ر۔ یہ مستحصلہ اوس کا ہوا من بعد اسی سطر کو

بسط مراتب میں لایا یہ سطر ہوئی۔ ی۔ ف۔ ق۔ ر۔ صدر موخر
 کیا۔ ر۔ ی۔ ق۔ ف۔ من بعد اس سطر کو قلب کیا تو۔ ف۔ ق۔
 ی۔ رہو مرکب میں لفظ فقیر برآمد ہوا پس فقیر محی الدین حضرت
 سید عبدالقادر جیلانی سن تولد میں پایا صاحبو ترکیب حروف اول
 میں اسماء کے ملائے سر غوث اسم پاک برآمد ہوا تھا بیان بلا اد
 حروف اسم بھی فقیر لفظ برآمد ہوا سبحان اللہ تو بتاؤ ایسا نیک
 پیدائش کا کوئی آدمی نظر میں ہے کہ کرامت جناب غوث
 رحنی اللہ عنہ اوس پر اس صورت سر عاید ہوا اب باقی رہی کیفیت
 سن تیرہ سو تریاسی کی چنانچہ ۱۳۸۲۔ یہ بھی قابل سماعت ہے اعداد
 سن کو استنطاق کیا یعنی تعین کا حرف ج۔ اسی کا حرف۔ ف۔
 دوسو کا حرف۔ ر۔ ہزار کا حرف۔ غ۔ جملہ بسط مسلم میں لایا یہ سطر

ہوئی تاج - ف - ر نغ مرکب الفاط عرض و طول میں غرق جگر
 برآمد ہوئے اسکا بھید نہایت باریک ہے قابل شایعہ نہیں فقیر خاص
 کر کے اسمین رسالہ بنام اسرار مجبوبہ بھی لکھا ہے جسکو چشم فلک تک نہیں
 دیکھا احوال اعداد دس بلایا میں بحروف چار اسما و الیہ ام و لہ کہ
 چونتالیس کی تعداد میں ہیں داخل کیا تو جمع میں تیرہ سو ستائیس ہوئے
 چنانچہ ۱۳۲۰ ان اعداد کو داخل ثلاثہ کیا مدخل اول سات
 و بیس جملہ ستائیس ہوئے اور مدخل ثانی تین و دس جملہ تیرہ کل جمع
 چالیس استنطاق میں حرف میم پیدا ہوا اسکا اس کے بقاعدہ عدد
 موخر اعدادی چنانچہ یک و سات جملہ آہٹہ حرف اس کا ح اور
 تین اور دو جملہ پانچ حرف اس کا ۶ ہوا حرف ۶ - قانون ترفع
 تصیف میں حرف تہی برآمد ہوا اور ابتدائی سطر اعداد سے عدد

ہزار انتہائے تنزل میں یک ہو کر حرف الف بنا بعد اسکے تین سو
 کا عدد و مراتب تنزل ثانیہ حرف ل ہو ا تا سو اسکے داخل و م
 یک و تین چار ہو کر حرف استنطاق ا و س کا د ہو ا حرف یک یعنی
 ہزار تنزل ثلاثہ فیرس ہو کر حرف می ہو م بعد داخل ثلاثہ میں تین
 اور دو پانچ عدد ہو کر ترفع مراتب میں ن ہو ا جملہ حروف کی بسط میں
 یہ سطر ہوئی م۔ ح۔ ی۔ ا۔ ل۔ و۔ ی۔ ن۔ مرکب میں یہ اسم پاک
 جناب غوث پاک کا محی الدین رضی اللہ عنہ برآمد ہوا۔ اب آگے
 اٹھنے سے زاید کیا عرض کیا جائے قلم کو لورہ ہے انتہا فقط۔
 اسرارِ سیوم اسرارِی کہ در تحت نشینی آن دام دولتہ بودہ است
 چنانچہ چاہئے کہ تحت نشینی ہی آن دام دولتہ کی خاص کر کے
 ماہ ربیع الثانی میں جو ماہ مبارک منسوب پر دستگیر محبوب سبحانی

رضی اللہ عنہ کسی ہے تقرر ہوئی بعض نے کہا تخت نشینی آن اُم و ثمن
 کی موقوف تھی لارڈ صاحب کے آنے پر غور کیا گئے ہر لارڈ صاحب
 وی ماہ مبارک میں کیوں آئے۔ کیا کوئی اور مہینا نہیں تھا قبل و ما بعد
 میں ماہ موصوف کے فقیر کہتا ہے زمانہ تخت نشینی کا مہینہ
 ابھی ماہ مبارک میں تقرر تھا اور یہ امر حسب مرضی مبارک جناب
 پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ کے ہی تھا جو وقوع میں آیا۔ ہمارے بلد میں
 گروہ غوثیہ اکثر نسل پاک میں آن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض خاندان
 کا طریقہ ہے کہ ماہ مبارک میں ایک مجلس بنام تخت نشینی منعقد کرتے ہیں
 گیارہویں تاریخ تک اس رسم تخت نشینی کو مستحسن جانتے ہیں ورنہ
 نامی مہینے میں بلا قید تاریخ اس کا خیر سے سبکدوش ہوتے ہیں
 چنانچہ حضرت سید شاہ جیل اللہ قادری خضر بزرگوار اس فقیر کے

مجلس تخت نشینی منعقد فرماتے ہیں سو اادن کے اور بزرگوار
 بھی اس رسم کو فرض منصبی جانتے ہیں ارحال رسم تخت نشینی ان
 دام دولۃ کا بھی یہی ماہ مبارک میں منیٰ انبیا اللہ تقریباً خالی الماس
 ہندین ہی یہ امر بالکلیہ مقبولیت و منظورت پر آن حضرت یعنی پیر دستگیر
 رضی اللہ عنہ کے محمول ہر اہل دل پر ظاہر ہے۔ ا العرض سنہ
 تخت نشینی اگر چیکہ تیرہ سو ایک سال ہر مگر محاسبان تکسیر کہ اس
 تا نصف سال تیرہ ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ اب یہ فقیر اول
 تیرہ سو چار ہینے کے اسرار عرض کر کے تیرہ سو ایک سال کا بھی
 کچھ حال عرض کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ تیرہ سو سال چار
 ماہ تیرہ کو چار میں ضرب یا مطابق قانون ملک بطن تضارب
 حاصل ضرب باون عدد ہوئے اس اعداد کو استطلاق کیا جاتا

اوسکے ب۔ ن حاصل ہو کر ان دو حرف کا نظیر طبعی کیا گیا
 الف۔ میم۔ حاصل ہوئے اور چار حرف کو حسب قاعدہ متحد یہ
 یہ حرف دال بنایا اور مطابق قاعدہ علمائے ذوالکتابہ تعداد یہ
 کے دو عدد چار حرف جملہ چہ حرف اوس کا واؤ پیدا ہوا
 واؤ ترفع مراتب میں ساٹھ میعاد میں چہ سو ہو کر استنطاق میں
 خ حاصل ہو جملہ حروف کو بسط مسلم میں جمع کیا سیدہ سطر ہوئی۔
 ب۔ ن۔ ا۔ م۔ خ۔ دوم مرکب اوسکا بنام مخدوم مطلب
 اوس کا سنہ تخت نشینی آن دام دولہ کا منسوب باسم پاکہ
 مخدوم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قذکر تیرہ سو سال کو چار ہینے یعنی چار میں ضرب دیا حاصل
 یہ ہوئے پانچ ہزار دو سو استنطاق پانچ غین ایک را حاصل

ہوئے تخلص میں فقط غین۔ را باقی رہا اور ہزار تنزل مراتب میں
 درجہ عشرات پر اگر دس ہو گیا حرف اوس کا یا بنا اور عدد دو
 سو تنزل مراتب میں درجہ احد پر دو بنا حرف اوس کا یا ہوا
 جملہ بط مسلم میں یہ سطر حاصل ہوئی۔ غ۔ ر۔ ی۔ ب۔ مرکب
 اوس کا غریب لفظ برآمد ہوا مطلب اس کا سنہ تخت نشینی
 منسوب باسم پاک غریب محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ہے۔ ماشا اللہ۔

اسرار سن تیرا سو یک یہ فقیر حسب الارشاد علمائے جعفر قواعد
 استخراج اسماء نظر کیا واسطے استخراج حاکم سے مطابق قانون
 متعدد یہ کہ تو تیرا سو یک چنانچہ ۱۳۱۰ اس سطر کے تین عدد ہیں
 بلا صفر صفر کو چھوڑ کر تعداد اعداد تین جو ہوئے اوس تین کا

عدد بھی لیکرو ہی سطر کے آگے میں نسب کیا یہ سطر ہوئی ۱۳۱۳
 پھر یہ سطر کو تخلص کیا یعنی اعداد مکرر کو علیحدہ کیا۔ جاننا چاہئے
 اعداد مکرر وہی اعداد میں جو اول سے تھم عدد نو پیدا واحد
 قابل تخلص نہیں برین معنی قائم رکھا دو عدد جو ایک ایک کے
 ہیں تخلص میں ایک کو بہ لحاظ علمائے جفر خالصہ سطر کیا
 چنانچہ یہ سطر ہوئی ۳۱۳ بقواعد علمائے جفر علم حمل استخراج
 اسمائے عظم ہم عدد وغور کیا تو یہ اسم برآمد ہوا پادشاہ
 سبحان اللہ استخراج میں جو امر کہ عقوق میں آئے تین عجیب
 و ناد علمائے استخراج اسماء کو غور کا مقام ہے تخت منسوب
 بہ پادشاہ پادشاہ منسوب بہ تخت اسما حاصل یہ اسم مبارک
 یا زوہ اسمائے مبارک جناب پیر دستگیر رضی اللہ عنہ سرسبز

پادشاہ محمدی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ مشہور
 و معروف ناسی اسم اعظم سے کل جہان کے بادشاہ منسوب ہیں
 وہی اسم اعظم سے خاص کر کرسی تخت نشینی آن دام دولتہ
 کے منسوب ہیں تو نہایت و بقایت حیرت افزا امر ہے کہ ان
 کہان تک اس بادشاہ دکن کو رحمت غوثی گہری ہے کہ
 پورا پورا بیان اس کا ہونا امر غیر ممکن اب آگے بڑھ کر
 اسرار اور کوئی دوسری عرض کرنا مانعت ہے۔

انرار چہارم اسرار یہی کہ در دستخط خاص آن
 دام دولتہ کہ لفظ یا محبوب است بودہ است
 ایک روز کا ذکر ہے یہ فقیر کو خیال ہوا کہ بادشاہ دکن
 خلد اللہ ملکہ جو دستخط خاص او پر قرطاس کے فریق مانتے ہیں

کیونکہ فقیر نوازی سے چند قطعات فراہم میں فقیر نوازانِ اُم
 دولتہ کی جانب سے دستخط خاص کی تحریر میں بدستخط یا محبوب
 اوپر اس فقیر کے شرفِ صدور فرمائے تھے فقیر نے دیکھا ہے
 اس کا کیا سبب ہو پس نہایت درجہ اس کا خیال رہا ہر چند
 دل کو کہا تھا کہ اس امر سے کیا مطلب مصلحتِ شاہانِ شاہان
 میدانِ تو گدائی گوشہ نشین رموزِ شاہانہ تجھ پر کیونکر حل ہو سکتی ہیں
 بنیتِ رموزِ مصلحتِ ملکِ حُسرانِ داندِ پگدائے گوشہ نشینی
 حافظِ محرومش پگداو اُمل سے اکثر اس فقیر کو ایسے امور میں
 فکر ہا کرتی ہے جتنک اپنی اسرار کے موافق کچھ مقرر مطلب پایا
 لیتا ہے دل بیکل کو سکوت نہیں ہوتا ہے الغرض با مداد
 جوابِ تحصیلِ حرمِ جو اتمام پر اس اسرار کے آتا ہی ثابت ہوا

کہ عنایت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر اس شاہ کے مرتبہ
 مدد و نگرانی و حفاظت ریاست کی بھی منجانب آن حضرت رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ہے ہاں مصنف بھی کہتا ہے یہ جواب جعفر موصوف ہا لا
 حق بجانب ہے کیلئے کہ خود بخود لفظ یا محبوب دستخط کا امر وقوع
 میں آنا خالی الاسرار نہیں منجانب اللہ ہے نا تو کسی تعلیم ہے
 اور نا تباہی سکھائی بات ہے بالفرض اگر تباہی و سکھائی ہے تو پوری
 پوری تعلیم غیب ہے اور امر حقیقت کا ظہور غور کی جائے ہے دستخط
 شاہ ہونگی کل امور ریاست کے حل کرتی ہے کسی کی سرفرازی
 و کسی کی سربرداری اوس سے ہوتی ہے یہ نہایت بڑا مقدمہ ہے
 باریک بینی پر پوشیدہ نہیں دیکھو نفس حکم کا رتبہ نفس حاکم مجاز ہے
 بھی برتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ حکم حاکم مجاز امر حق پرست کا علم ہے

جو امر کہ عند اللہ اجرا شدنی ہے زبان و دستخط سے حاکمان
ظہور کے جاری ہو جاتا ہے جب وہ جاری ہو گیا یعنی تعمیل ہو چکی
وہ امر شدنی تھا جب شدنی تھا منجانب اللہ متصور ہے۔

لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ۔ اسکی دلیل صاف ہے

مثلاً حاکم بعض وقت حالت خوشی میں کسی کے لئے سرفرازی کا
حکم دیتے ہیں و یا حالت غضب میں سربریدی کا جب اس سے
وہ خوشی یا غضب فرو ہو جاوے اور وہ حکم دئے ہوئے

خلاف مرضی ہے اور تعمیل پا چکے تو حکام مجبور ہیں امر حقیقت کا
ظہور تھا بلا مرضی اونکے منجانب اللہ جاری ہو گیا اگر حکم تعمیل
پانہیں لئے ہے تو حاکم اس کو معطل رکھتے ہیں اس میں بھی حاکم

مجاز مجبور ہیں اگر مختار ہوتے تو بار اول امر خلاف مرضی انہیں

کیونکہ حکم دیتے بارشانی میں اسکو سمجھ کر کیون روک دیتے اس حال
 حاکم ظاہر مجاز ہے حکم اسکا حقیقت ہے حکم اوپر
 دو قسم کے ہیں ایک حقیقی دوم مجازی حقیقی وہی حاکم جو
 ہنزدہ ہزار عالم اس کے محکوم ہیں مجازی وہ کہ بصورت
 ظاہر عالم دنیا میں حاکم حقیقی کی جانب سے اوپر مخلوق اسکو
 حاکم حقیقت جاری کر رہے ہیں اور حاکم حقیقی ایک ذات ہے
 حکم اس کا صفت اسکی ہے ذات سے سر صفت جدا نہیں اس
 وہ حاکم اور حکومت یعنی صفت اسکی ہر دو ایک ہر دو نہیں عینیت
 اور غیریت ذات و صفت میں بلکہ یہ نہیں ہوتی جیسی اسکی ذات
 ہے ویسی ہی صفت بخلاف حاکم مجاز کے کہ اسکو ایک ذات ہے
 صفت نہیں صفت حکومت اسکی حکم حقیقت ہر الغرض حکم حاکم

مجازاً و پرو قسم کے جاری ہوتا ہے ایک حکم تشکیکی و دوسرا
 حکم قطعی تشکیکی وہی حکم جو محض زبان سے جاری ہوتا ہے ایسے حکم
 کے عدم وجود پر احتمال ہے قطعی وہی حکم جو تحریر سے صادر
 ہوتا ہے اور اس کے وجود پر دلیل قومی بہر یا دستخط و تختہ
 جب ہو چکتی ہے وہ حکم قطعی سمجھا جاتا ہے حاصل یہ کہ کل وصف
 شاہی میں صفت دستخط کے برابر کسی صفت کو رتبہ نہیں پس
 یا محبوب ہر امر پر دستخط کا جاری ہونا خالی از اسرار نہیں گمان
 دستخط خاص کا بہ ظاہر ہاتھ سے آن دام و ولتہ کے ہوتا ہے
 یہ امر خاص عنایت بے حد پر جناب محبوب سبحانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے محمول ہے ورنہ خانہ دولہ گک کے الفاظ
 میں دستخط ہوا کرتی لفظ یا محبوب حرف نداء کیے کے سات

پکارا جانا عاقل و نپر پوشیدہ نہیں سوا اسکے جل کر یعنی
 اعداد یا محبوب^{۶۹} انتہر ہوتے ہیں اس اعداد میں تعداد حروف
 بھی جو سات ہیں شریک کیا مطابق قاعدہ علمائے اذخالیہ
 و علمائے اجساد یہ کے جمع میں شتر پر چہ او سمین سے
 و عدد اجساد یہ فی الرفع کو تفریق کیا تو شتر پر چار عدد باقی
 رہے او سکو موافق ضابطہ علمائے استخراجیہ اسم اعظم کے
 ہم عدد اسم اعظم تحسین کیا تو اسم اعظم ہم عدد سید برآمد
 ہو ما شاء اللہ باطن میں دستخط کے بھی سید محی الدین
 سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اسم مبارک موجود ہے
 قند مکرر تینو قسموں کے اعداد کو یعنی اعداد جل کر یا محبوب
 اور تعداد حروف باہم جمع کو تضعیف کیا کیا کل اعداد

یکسو پچاس پروہوئے اسمین بطریق علمائے اخراجیہ
 حروف ندائیہ کو جو تعداد میں دو ہی خارج کیا باقی ایک سو پچاس
 رہے ہم عدد مطابق فرمانِ علمائی استخراج اسماء نظر کیا تو
 اسم مبارک ہم عدد سلطان ہمدست ہوا اللہ کیا کیا نظر عنایت
 جناب پیر دستگیر کے اوپر اس شاہ کی ہے کہ سلطان محی الدین
 رضی اللہ عنہ بھی مستور دستخط یا محبوب ہر معنی بظاہر یا محبوب حجب
 مذاکے ساتھ پکارا گیا باطن میں اسکے سید محی الدین اور سلطان
 محی الدین رضی اللہ عنہ اسمائے اعظم موجود دستخط یا محبوب
 جو معنی ہر دو اسمائے بزرگ کی بادشاہ و سردار کی ہے ماشاء اللہ
 اللہم عافیہ من العین ایحیٰ سیدین بحق جسک اور رسولک صلی اللہ علیہ
 وسلم اب ہم کو اور کچھ عرض کر شکے لئے ہمت نہیں ہستخص

جفر جو آگے ہمیں عرض کرتے آئی ہیں یہ ہے

مستحصلہ

جفر احمر بسط غریزیہ

سلطان دکن سی لفظ یا محبوب دستخط کیون جا رہی ہوتی ہر

حروف مقطعات

سلطان دکن سی لفظ یا محبوب دستخط کیون جا رہی ہوتی ہر

دستخط خٹاک کیون جا رہی ہوتی ہر

تخلیہ

سلطان دکن سی لفظ یا محبوب دستخط کیون جا رہی ہوتی ہر

ع کی ب م ج ل ط ص غ ن ز ا ہ ش ث د ق و غیر غریزیہ

ن ی پ ر س گ ر ی ہ ت ب ہ ی ت و می ت ا ح سمد

خان ای تابی ردس تا کی رہی بہ جواب

کب پورے عنایت پر دستگیر ہویت ^{محنت التجار} گرویدہ

پس مستحکم سے کشت امر و تخط آن دام و دولت کی ہو کر

تسکین قلبی ہوئی تقویٰ جان و حضرات جو شخص اس راوی سے جیت

یا وطن سوا اس اب ہوگا بہت لوگ ایسے بھی ہوئے گئے مگر اپنی

رجعت و نشانی سے واقف نہ ہوئے جب فقیر کے قول کو

کتاب بزرگ ہدایین مطالع فرمائیں گے تو ضرور اپنی حالت

پر نظر فرما لیکر یقین فرمائیں گے اور غیب ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ

تہنیت

حضرات ملاحظہ فرماوین کہ قدر سر قرازی پیر و دستگیر رضی اللہ

کے اوپر اس شاہ عالی جاہ کے سرکہ کوئی امر متعلق انکا خالی

اسرار نہیں چارون نام نامی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
 کے نام پاک سے رکھے گئے اور یازدہ عدد غسوب آنحضرت
 رضی اللہ عنہ ہے تو ہر یک اسم میں آن نام دولتہ کے یازدہ ہی
 حروف ہیں اور سوائے اس کے چارون نامون کے حروف
 چار گیارے چوتالیس عدد ۴۴ ہیں اور اسمیں کئی اسرار
 غوثیہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں سوائے ہر یک حرف ہر یک
 اسم کا غسوب اسمائی مبارک سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہر
 جملہ گیارہ حروف گیارہ اسم مبارک سے غسوب اور سوائے
 اسکے سن پیدائش میں کئی اسرار غوثیہ رضی اللہ عنہ موجود
 ہیں اس میں سے فقیر نے یک دو کچھ عرض کیا اور تولد ہی
 اوسى ماہ مبارک یعنی ربیع الثانی میں ہے اور سوائے اسکے

تحت نشینی ہی خاص کر اسی ماہ موصوف میں ہوئی اور سن
 تحت نشینی میں بھی کئی اسرار غوثہ رضی اللہ عنہ موجود ہیں اور سوائے
 اسکے دستخط میں ہی کئی اسرار موجود ہیں جس میں سے یکد و
 عینے عرض کیا اور سوائے اس کے اور متعدد کوائف ایسے مستور ہیں
 کہ جسکے عرض کرنے اور ظاہر کرنے میں دو خوف پیش نظر ہیں یک
 خوف کرواہل باطن کا جو زیادہ کشف راز کر نہیں رہیں ہوتے ہیں
 دوسرا خوف کروہ جہاں کافی القو طعن متطعن سے زبان دریا
 ہونگے ناتو علمی نکات و استخراج احکام عالمانہ کو سمجھنے کا ناتوانی
 باطن پر وقوف پائینگے اور ناکوئی اعتراض معقول کسی علم و
 فن پر کر کے جواب لینگے ناکوئی جواب معقول پر قائل
 ہونگے ہماری توجہ کچھ ظاہر کرنا تھا پورے پورے طور پر

فانوس میں اس کتاب کے چراغِ قلم کو روشن تحریر سے بلا پردہ
 روشن کر دے ہیں جس کا دل چاہے ملاحظہ فرمائیے اور یہ کل
 مراتب میں سے کسی ایک رتبہ میں نوعِ شک واقع ہو تو ردِ گردین
 جواب داکر نے میں آئیگا مگر صاحبِ اعتراض ایسے ہوں جن کو
 کل علوم میں مثلِ جفر و تکسر و غابروہ و جابروہ و معبود و نفیس و حضر
 و تکسیر میں ایسے ہوں جو کل بساطِ اصولی و فروعی میں ناقص
 ناہوں اور سوائے اسکے کچھ علم سلوک کے بھی عالم و عامل ہوں
 جب ایسے نہیں تو انکو اعتراض میں مجاز نہیں کیونکہ علمی نکات
 پورے طور پر نا سمجھ کر معترض ہوں گے بالفرض جواب ہی
 دیا جاوے تو اسکو بھی نہنن سمجھ سکے تو ایسے اصحاب کے اعتراض
 میں ہم اس قول پر عمل کرینگے۔ جواب جاہلان باشد خموشی

اسی محل چندان خوف انگا بھی نہیں مگر گروہ پاک بازان سے
 ڈرتا ہوں کیونکہ اسرار پوشیدہ بہت کچھ ظاہر کر دئے گئے
 از خوردان خطا و از بزرگان عطا الغرض کیا کچھ رتبہ و مرتبہ
 و عظمت اس شاہ دکن کو ہے اور کیا کچھ ملبندی اقبال کی اور
 کیا کچھ مبارک ظہور اس شاہ عالیجاہ کا ہے کہ عقل کو یہاں چھانی
 ہے اور مراتب کو اس شاہ عالم پناہ کو وہی لوگ خوب سمجھ سکتے ہیں
 جو عاشقان جناب پیر دستگیر رضی اللہ عنہ ہیں اور مشتاقان
 غوثہ کو تعظیم اس شاہ کی ضرورت سمجھتے ہیں کیونکہ اپنے آقائے
 نعمت کے نام کے ساتھ کسی کو نسبت ہو تو خادموں کو تعظیم
 اس کی ضرورت ہے مثلاً مرشد کی نظر عنایت گروہ خدام سے
 کسی ایک خادم پر زیادہ ہوئے اور مرشد اس خادم کو اپنے خدام میں

عزت عطا فرماوے تو کوئی یک خام اس پر حاسد ہو اور
تعظیم سے اس کی روگردان ہو تو یعنی درگاہ پر پیر و پادشاہ

پاک خداوندی سے بھی در رہو گا لغو ! اللہ سبحانہ و تعالیٰ

یہ بھی مرد و دھوکا چو نکہ جن و انس مقام عیدِ شہادتِ نبویؐ پر
ہیں مگر خالقِ انس و جان جب آدم علی نبینا کو پیدا کیا اور فرشتہ

بنی آدم ان کی شان ظاہر فرمایا اور الانسان سری وانا سرہ
کے اسرار سے انکو خبر کی عطا فرمایا اور سجود ملائکہ کروانا اٹھیس

علیہ العنہ انکی بزرگی نہیں مانا لعنتی ہوا ایسا ہی جو مرید اپنے
مرشد ارشد کے سرفراز فرمائے خادم کی بزرگی نہیں کرے گا

یا اس کو بزرگ ہین جا نیگا ابلیس کے مقام سے اس کا
مقام کم ہین اور وہ ابلیس کی تقلید کرنے والو ہین محسوب

ہو گا اللہم عافنی فی ایمانی پس ای گروہ عاشقان غوث پاک
 بزرگی میں جناب ہدایت مآب سلطان و کنوایت محبوب علی بن
 بہادر خلدی شہر ملک و سلطنت کی بدلائل مذکور بالا کوئی شک و شبہ
 باقی نہیں ہے اللہم تزدیدہ غنمہ و عظمتہ و کرامتہ فی الدین و الدنیا
 و الا آخرہ برحمتک یا ارحم الراحمین مصنف کتاب کو جب ایسی
 سرغرازی و کرامت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اوپر ذاتِ
 والا صفات اور خروج و ظہور میں اُن ام دولہ کے ثابت ہوئی
 تو دل کو یک لولہ ہوا اسکا پاک سے جناب پر دستگیر رضی اللہ
 عنہ کے وسیلہ سے اسمائے اُن دام دولہ کے عمال نو ترکیب
 حسب القواعد علم خبر بطعریضہ میں ترتیب دے تو انشاء اللہ
 تعالیٰ بہت موثر ہونگے لہذا عمال نو ترکیب بقواعد بالاندک

یا زوہ اسمائے پیر و شگیر رضی اللہ عنہ سے وسیلے سرار ہے
 اسماء اکین دایم و ولتہ کے بہ فوز علیائے استخراج اسماء
 عریضہ میں قرار دئے گئے صنعت اسمین ایسی رکھی گئی کہ عامل کو
 اعمال ہذا کے مراد یا نبی کے ماوراء حالت پوشیدہ ہی اپنے
 عمل کی نسبت منکشف ہو انشاء اللہ المستعان۔

سراول کیفیت اسم اول آن دایم دولتہ مع یازوہ نکات
 ہر نکتہ عمل یک حرف جملہ یازوہ حروف
 محبوب علینان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جاننا چاہئے کہ چاروں ناموں میں ن دایم دولتہ کے ہمکنار ہیں
 اسم اول قرار دئے ہیں کیونکہ یہ اسم درجہ اول میں بحال ہے
 آبی ہے آب سرور ہے تعلق آپ کو جمال الہی سے ہے

جمال رحمت ہے رحمت اول ہے غضب سے اور حروف
 اس اسم کے گیارہ ہیں علمائے متعدد حروف کے پاس بھی آتی ہیں
 اور اس اسم میں تین انصاف کے حروف آتشی بادی تراپی ہیں مگر
 حروف انصاف بلکہ نہیں انصاف آتشی میں دو حروف ہیں بادی
 ہیں پانچ حروف ہیں تراپی میں چار حروف ہیں جل کبیر اس کے
 ہشت عدد و نوازدہ ہیں استقامت میں حروف ہیں یک حرف آتشی ہے
 دوسرا حرف بادی ہے تیسرا حرف بھی بادی ہے یہ اسم
 نزدیک علمائے جل کبیر کے آتی ہے اور علمائے طبعی حروف
 کے پاس بادی ہے اور نزدیک علمائے طبعی استقامت
 کے بادی ہے اور علمائے طبعی حروف مع استقامت کے پاس
 بھی بادی ہے اور علمائے طبعی متعدد کے قول سے آتی ہے

لکھ کر یہ قول اکثر اوستادان فن ہذا کے پاس متروک ہر اور
 علمائے مدارج مزاج حروف کے پاس درجہ اول میں بادی و جب
 دوم میں ترابی اور درجہ بیوم میں آتشی ہے اور علمائے مدارج مزاج
 حروف استنطاقیہ کے پاس درجہ اول میں بادی درجہ دوم میں
 آتشی ہے دو درجے خالی ہیں اور علمائے مدارج مزاج حروف
 مع استنطاقیہ کے نزدیک درجہ اول میں بادی درجہ دوم میں
 ترابی اور درجہ بیوم آتشی ہے درجہ چہارم خالی ہے اور علمائے
 مزاج محل کبیر کے پاس کوئی درجہ نہیں پس آبی ہے اور علمائے
 مزاج متعدد یہ کے پاس بھی کوئی درجہ نہیں جس قول کو متروک
 کہا گیا پس آبی ہے اس حال یہ کل علمائے مختلف الاقوال کے ارشادات
 کو یہ فقیر حسب قانون علمائے تقرر مزاج مختلف کے اس رسم کو

درجہ اول میں آبی درجہ دوم میں بادی درجہ سیوم میں بھی بادی اور
 درجہ چارم میں بھی بادی مقرر کیا ہے کیونکہ باد و آب میں مسامت
 ہے جس قدر قوت ان دونوں انصراست میں ہوں بکال رہتی ہر
 بہ خلاف انصراست مخالف کے کہ قوت غالب مزاج قوت مغلوب
 مزاج مخالف کو جذب کر لیتی ہے پس بہ لحاظ غلبہ مدارج

کے سرسرا سم بادی ہر جب بادی ہر تو واسطے مفتوح زرور میں
 وزن کے بکار آمد ہر یعنی کوئی سائل سوال کیا زیر زمین یا کو
 زن کا میں طالب ہوں چاہتا ہوں مجھ کو ملے تو سائل کو اس وقت کے
 مدد سے جواب ملیگا یا طالب عمل سمائے جناب پرستگیر رضی اللہ
 عنہ کا ہے تو حروف اسم سے آن نام دولتہ کے اسم پاک اسما سر
 آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سائل کو ملیگا سائل اس پر عمل کرے گا

تو سزا اپنی حاصل کریگا انشاء اللہ تعالیٰ اس میں بہنے دو عظیم المراتب
 کے قواعد بیان کئے ہیں ایک علم اخبار جس سے خیر و شر سائل کا
 معلوم ہو حسب قواعد علمائے جفر احمر الاخبار کے دوسرے علم
 اثنا جس سے اسم اعظم جناب پیر و ستگیر کا یا زودہ اسماء مبارک سر
 واسطے عمل کرنے کے سائل کو ملیگا مطابق ضوابط علمائے استخراج
 اسم اعظم جفر الاثار کے ترکیب اسکی یہ ہے زید واسطے فتوح مال
 یا زن و زمین کے اجازۃ اسم اعظم جناب غوث رضی اللہ عنہ
 چاہا تو اول بطن عرضیہ کرے یعنی یک عرضی لکھیں اوس کو بیض
 مقطعات کریں یعنی حرف حرف علیحدہ کریں اور کل حروف
 مقطعات کو اوپر یا زودہ حروف اسم اول موصوف بالا ان دام
 ذہن کی طرح دین جس حرف پر منتہی ہووے وہ حرف لیکر غور کریں

کہ یہ حرف کو نئے اسم پاک سے منسوب ہو وہی اسم مبارک پیر دستگیر
 کا رضی اللہ عنہ ہمدست کر کے کرحب عدد مبارک اسم اعظم
 آنحضرت و یا مطابق اعداد و حرف منتهی ہر روز اسم پاک کو
 پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کے پڑھیں تا یا زود روز مراد بر آوے
 انشاء اللہ تعالیٰ ورنہ دوبارہ اور سہ بارہ کرے تین دن
 مراد اپنی کو پردہ غیب سے پائیگا اگر عدم وجود مراد اپنے کا
 معلوم کرنا چاہا تو کل حروف مقطعات عریفیہ کے ساتھ با قبلین
 اوکلی اسم اعظم پیر دستگیر جو استخراج پایا ہر مقطعات سرب کر کے
 یا زود حروفے آن ام دولہ کے جو حرف کہ حاصل ہوا ہر وہی حرف
 ہر انتہائی بین طریقہ کے ملحق کر کے اربعہ نامرات کل حروف جد اگرین
 حروف آتشی کو غلبہ ہو تو مراد برائیگی کیونکہ یہ ارفق متعلق ہر فوج بلو سے

منسوب ہو اگر بادی حروف کو کثرت ہو تو نہایت مناسب ہو
 مراد بہت جلدی کے ساتھ پادے اگر حروف آبی زیادہ
 ہوں مراد براؤے مگر بہت دیر سے کیونکہ باد آب میں
 نوع مسامت ہو اگر حروف خاکی زاید کل اناصرت سے برآمد
 ہوں تو مراد بر نہ ایسگی کیونکہ باد و خاک میں مخالفت نہ ہو مراد
 بادی مزاج ہے نکتہ اول میں ہم خلاصہ کر دی ہیں -

نکتہ اول

اگر کوئی عامل کتاب سر محبوب شاہی سے عمل کرنا و یا فقط
 نسخہ لینا یا ہر دو مطلب برآمد کرنا چاہیں تو اول باہارت
 تمام کو سنے میں بیٹ کر یک دو گانہ ناز بہ نیت قضائے
 حاجت ادا کریں ہر رکعت میں بعد فاتحہ اخلاص غم کریں

بعد سلام فاتحہ تدرائے و نیاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور حضرت پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کی کر کے قلم اوٹھا و
 یک عرضی اپنی مضمون پر لکھ کر کل حروف ادب کے مقطعات
 کر کے یازدہ حروف پر اسم اول آن دام دولتہ کی طرح
 کرین اگر حرف اول پر شہتی ہو تو حرف اول میم ہی یہ حرف
 غسوب ہی اسم پاک سید محی الدین سید عندا القادر جیلانی رضی
 اللہ عنہ سے پس یہ ہے اسم مبارک کے حروف مقطعات
 ما قبل میں حروف عریضہ کے فرین کر کے انتہائے حروف
 میں عرضی کے حرف میم بھی لکھ دین اور چاروں انا صرات
 جدا کرین جیسا فقیر نے آگے عرض کرتا آیا جو انصر زیادہ ہو
 حسب تحریر بالا اپنا مطلب معلوم فرما دین جب عمل کرنا ہو تو

گیارہ دن تک ہر دن چالیس مرتبہ حرف میم کے عدد پڑھیں
 جاوین مراد برائے گی اگر مراد نہ برائے تو اور گیارہ روز
 ہر روز مطابق اعداد اسم پاک سید محمدی الدین سید عبدالقادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ پڑھا کرین مراد جلد برائیگی اگر بار دوم میں
 بھی دوران عمل میں مراد نہ آوے تو سہ بارہ عمل کرین
 وہی گیارہ روز تک ہر روز حسب اعداد اسم پاک موصوف
 بالا وعدہ حرف میم باہم جمع جس قدر ہونے میں ملاحظہ
 فرمالیکریا از سر نو عدد استخراج کر لیکر پڑھیں مراد برائیگی
 انشاء اللہ تعالیٰ اگر مکرر و سکر کے کرنے میں بھی مراد نہ
 آوین تو بخیدہ نہ ہو وین عامل مستحی مراد یابی ہو گیا مگر
 ہر روز کسی قدر اسم پاک پڑھ لیا کرین بہت ہی جلد اپنی کامیابی

سے مسرور ہوگا ہر عمل میں پختہ ضروری ہے اور اسکے
 قواعد پر عمل کرنا بھی اشد لازماًت سے ہے ہم نے فائزہ میں
 کتاب ہذا کے عرض کر دیتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

قاعدہ عرضی کا

یا پیر دستگیر مجاہد حق مال ہوئی بحر من یازدو سمائے اعظم
 ع رض زید بن ہندہ اس عرضی کے کل حروف جدا کر کے
 مطابق مذکورہ بالا عمل کریں مگر نہایت احتیاط و ہوشیار سے
 کام کریں کہ لہجہ غلطی ہونی نہ پائیچ اگر یک حرف کی یہی غلطی
 ہوگی تو کل عمل ناقص ہوگا۔

مثال

حروف مقطعات

عرضی

ہم اب ہی روس تک می رم ج ک و ف ت و ح

م ال ہ و ب ح ر م ت ی از د ہ اس م ای اع ظم

ع ر ص ی ز ی و ب ن ہ ن و ہ جملہ حروف اس

عرضی کے چہتین ہیں ان حروف کو گیارہ حرف پر آن دام و لنتہ

کی طرح کیا پانچ گیارے پچپن ہو کر یک حرف باقی رہا - وہ

حرف شہتی ہو ا حرف اول پر حرف اول میم ہے اوس میم کو لیکر

نقشے میں نظر کیا کہ کونسے اسم اعظم سے پیر بستگیر رضی اللہ عنہ کے

یہ حرف منسوب ہو تو اسم اعظم جناب پیر کا رضی اللہ عنہ سید محی الدین

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ جلو ا فروز ہوا پس وہی اسم اعظم

کے حروف مقطعات بھی اول میں حروف مقطعات عرضی کی

جملہ ۲۲ میں حروف ابجد یہ ہے ج ج ز ز گ گ
 س س س س ق ق ط چہ حرف جملہ بارہ حروف خاکی یہ ہیں
 د د و و د د ح ح ح ل ل ل ل ع ع ر ر ر ر پ پ چ حروف
 جملہ ۲۳ میں اس عرضی میں حروف بادی کو غلبہ ہے لہذا
 معلوم ہوا عمل بھی مزاج مراد ہے کیونکہ باد کو تعلق فتوح سے
 متعلق بابا د ہے جب خاص کر کے بادی ہو تو زیادہ

موثر ہے ۔ بیت

فتوح ہست بادی مریض ہست خاک : بامی محبت بناری ہلاک

نکتہ دوم حرف دوم

دوسرا حرف نام موصوف کا حرف ح ہے مزاج

اس حرف کا ضد و خشک یہ حرف خاکی ہے بقول علماء

حروف و علمائے روح جمالی سے اگر حروف عرضی کی
تعداد میں ستاون ہوں اور طرح دیا جاوے
یازدہ حرف پر اسم آن دام دولتہ کے تو پانچ گیارے
پچپن طرح ہو کر دو حرف باقی رہیں گے وہ بھی طرح میں
حرف دوم پر مٹھی ہونگے تو حرف دوم نام میں
آن دام دولتہ کے حرف ح ہے یہ حرف
منسوب ہے حضرت ولی محی الدین سید عبدالقادر جیلانی
سے عامل کو چاہی مطابق ترکیب بالا عمل کریں مگر
عمل بیان اول میں اور اس میں ذرہ ہی فرق ہے
یعنی دور اول میں چالیس مرتبہ اسم سید محی سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پڑھنا ہے وہ عدد حرف

میم ہے یہاں حرف چاہے دو راو لے میں ہر روز آٹھ مرتبہ
 عدد حرف حا پر عمل کریں یا آٹھ کو ترقی مرتبہ ثانیہ میں اسی کر کے
 اسی مرتبہ ثلثین یعنی گیارہ دہ تک ہر روز آٹھ مرتبہ
 یا اسی مرتبہ پڑھا کریں دو رثانی میں حسب اعداد اسم پاک
 ولی محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہر روز پڑھا
 کریں دو رثالث میں اعداد اسم پاک مع اعداد اولی
 یعنی عدد حرف حا پڑھا کریں انشاء اللہ تعالیٰ مراد پاوے

نکتہ سیوم حرف سیوم

تیسرا حرف نام نامی آن داگو لہ کا حرف با ہے یہ
 حرف بادی جلالی ہے درجہ دوم تک مزاج اس حرف کا
 کل اقوال سے غلامی جدی درومی کے گرم و تر ہے مگر

حکماء فلسفی کے پاس اختلاف ہوا کمال طبع بالا مین
 تین باقی رہ کر اوپر حرف سیوم یہ حرف پاک کے طرح منتہی ہوئے
 تو یہ حرف منسوب اسم پاک سے آنحضرت کے جو مولانا
 محی الدین سید عبدالقادر جیلانی ہے رضی اللہ عنہ
 ہر روز ۲۰ مرتبہ پڑھیں عدد و ترقی مراتب میں بہت
 عدد ہوتے ہیں باقی حسب قاعدہ بالا پر عمل فرماوین۔

نکتہ چہارم حرف چہارم

حرف چہارم نام نامی آن دایم دولتہ کا حرف د ہے
 یہ حرف بھی بادی جلالی ہے مزاج گرم تر مگر علمائے
 فلاسفہ اختلاف سے اس مسئلہ میں بحث کئے ہیں اگر طرح
 بالا چار حرف باقی رہ کر حرف چہارم و اوپر طرح پونچھ تو

حرف واؤ منسوب ہر اسم پاک سے آنحضرت کے کہ جو
 سلطان محمد الدین رضی اللہ عنہ سے تائید و پورے ہر یوم
 چہ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھیں باقی مطابق قاعدہ اولہ عمل
 فرماوین یعنی دو روز میں ہر اسم پاک آنحضرت
 دو رثالت میں باہم جمع پر عمل کریں ۔

نکتہ چہم حرف پنجم

یہ حرف بادی ہے بیان اس حرف کا بالآخر میں گذرا ہے
 اگر طرح بالا میں پانچ باقی رہ کر اوپر حرف پنجم کی طرح پونچے
 تو حرف پنجم ہے منسوب ہر اسم پاک سے آنحضرت کے
 کہ جو بادشاہ محمد الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
 ہے ہر روز نسبت مرتبہ یا ترغ و ترقی ثلاثہ کے قاعدہ

دوسو مرتبہ پڑھیں یا یازدہ یوم باقی قاعدہ مذکور بالا

پر عمل فرماویں۔

نکتہ ششم حرف ششم

(ع)

چھٹا حرف نام بزرگ آن دامت دولہ کا حرف عین ہے

یہ حرف جمالی ہے مزاج سرد و خشک و انصرغ کی ہے مگر

علمائے رفیع اس حرف کو بادی بھی فرماتے ہیں علمائے

فلسفی کے پاس بھی بادی ہے بحث اسکی طول ہے

الحال طبع بالاندکور میں چھٹا حرف باقی رہ کر طبع پونچھ

اوپر چھٹے حرف عین کے تو یہ حرف عین منسوب ہے

اسم پاک سے فقیر محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

عنہ کے ہر روز ستر مرتبہ گیارہ دن تک پڑھیں اور

دو رٹانی و ثالث میں حسب قاعدہ اولے عمل فرمادیں۔

نکتہ ہفتم حرف مقفوم

ل

ساتواں حرف نام نامی آن دام دولۃ کا حرف لام ہے

یہ حرف جمالی ہے انصر خاکی سے ہر مزاج سرور و خشک

ہے علمائے روحی بادی کہتے ہیں فلسفی بھی بادی

ہوئے پرفیق ہیں الغرض طرح مذکور بالا میں ، حرف

باقی رہ کر طرح ساتوین حرف لام پر منتہی ہوئے تو یہ حرف

لام منسوب ہے اسم پاک سے آنحضرت کہ جو درویش

محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہے ہر روز

تیس مرتبہ ورد کرین تا یا زودہ روز من بعد و رثانی و
ثالث کا اتفاق ہو تو قاعدہ مذکور پر عمل فرماوین۔

نکتہ ہفتم حرف ہفتم

آٹھواں حرف نام فیض شامہ آن دام دولہ لکھ حرف یا ہی
یہ حرف بادی جلالی ہے منجانب اس حرف کا گرم و تر ہے
علمائے فلسفی ناری بھی کہتے ہیں مدعا یہ کہ طرح مذکور بالا
میں آٹھ حرف باقی رہ کر طرح ہفتی حرف یا پر ہو تو یہ حرف
غوب ہے اسم پاک سے آنحضرت کے کہ جو خواجہ محی الدین
سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہے ہر روز گیارہ
روز تک دس مرتبہ اسم موصوف پڑھیں یا قاعدہ ترقی میں

سو مرتبہ پڑھیں دو رٹانی و ثالث کے غل میں قاعدے
پر نظر فرما دیں جو قاعدہ فقیر نے اوپر سے عرض کرتا آتا ہو

مکتبہ نخم حرف نخم

خ

نواں حرف نام نامی آن دام دولتہ کا حرف قاف ہے
یہ حرف ترابی ہے مزاج اس کا سرد و خشک بھلاے
طبعی حروف و علمائے روح ہر دو اس بیان میں
متفق ہیں مگر حکمائے فلسفی کے اقوال مختلف ہیں
الحاصل طرح مذکور بالا میں نو حرف باقی رکھ کر طرح
نویں حرف پڑتی ہو تو یہ حرف منسوب ہے اسم پاک سے
جو مخدوم محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ہر روز چھ سو مرتبہ تاگیارہ روز عمل کریں، دو رٹانی وٹالٹ
میں قاعدہ اولے کے پابند رہیں —

نکتہ دہم حرف دہم

۱

دسواں حرف نام نیک انجام آن دام دولتہ کا حرف
الف ہے یہ حرف کجیج اقوال علمائے جمیع اقسام علوم
بلا اختلاف احدے آتشی ہے مزاج گرم خشک جلالی
ہے اگر طرح مذکور بالا میں دس باقی رہ کر طرح پونچھ
اوپر دسویں حرف الف کے تو یہ حرف منسوب ہے
شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے
ہر روز ایک سو مرتبہ ترقی مراتب ثلاثہ اربع میں ہزار مرتبہ

گیارہ دن تک پڑھیں ثانی و ثالث کے اتفاق میں قانون
بالا مذکور پر عمل فرماویں۔

نکستہ یازدم حرف یازدم

ن

حرف گیارہواں نام نامی آن اُم دولتہ قانون ہے یہ
حرف بلا خلاف بادی گرم و تر جلاتی ہے مگر حکماء
فلسفی حرف کو آبی ہی بولتے اگر طرح مذکور گیارہویں ہی حرف
پر منتہی ہوئے تو یہ حرف منسوب ہر اسم پاک سے آن حضرت
کے جو غریب محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
ہے ہر روز پچاس مرتبہ اسم اعظم پڑھتا گیارہ یوم پڑھیں
دو ثانی و ثالث میں حسب القواعد تحریر بالا عمل فرماویں۔

سر دوم کیفیت اسم دوم آن دوام دولۃ مع یازدہ نگاہ

ہر نکتہ عمل یک حرف جملہ یازدہ حروف

محبوب الدولہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

چونکہ یہ اسم درجہ دوم میں بادہی ہے باو گرام و تر ہے

تعلق باد کو اول درجہ میں جلال آئمی سے ہر دوسرے

درجے میں جمال سے اگر چیکہ کل ضلایٰ فراج بنظر اس

معنی کے کہ درجہ اول میں گرم ہے جلالی قرار دے میں

مگر محققان معنی ہر دو درجے باہم مخالف ہونے سے باد کو مشترک

فرمائے ہیں جب مشترک ہو تو معتدل ہے ہمنو شرج دیوان غوشیہ

میں باد و خاک کا اعتدال بدلائن صادقہ شرج و ببط کے

مساتہ ثابت کر کے عرض کر دے میں بیان مختصر میں گنجائش

نہیں الغرض آتش - بادی - خاکی یہ تینوں عناصرات

کے حروف مانند اول کے زائد ہیں آبی حروف بالکل

نہیں ہیں آتش میں تین حروف بادی میں چار حروف خاکی

میں چار حروف جملہ گیارہ حروف میں چل کبیر یکصد و سی و چہا

ہیں حروف استنطاقیہ تین ہیں دو خاکی ہیں ایک آبی یہ

اسم نزدیک علماء سے مزاج چل کبیر کے بادی سے اور علماء

حروف کے پاس آتش ہے اور علماء مزاج استنطاقیہ کے قول سے خاکی ہے اور علماء طبعی حروف

استنطاقیہ کے فرمان بھی خاکی ہے اور علماء طبعی متعدد دہائی فراتے ہیں مگر قول

کو جمہور سے بعض نے جائز گردانتے ہیں اکثر و ن نے

ترک کئی ہیں اور علماء سے حروف متعدد یہ کے قول بھی آبی

ہو اب ہم کو یہاں مطابق فرمان علماء سے تقریر مزاج قلت و کثرت

اقوال علمائے مختلف میں نظر کر کے ایک منہاج قرار دینا
 تھا لہذا ہم نے اس اسم کو خاکِ غصہ شراج سر و خشک جالی قرار
 دے ہیں انخال اسم صلاحیت تریض میں بے نظیر ہے
 یعنی جملہ امراض کا علاج ہے مطابق قانون اسم اولے
 عمل فرماوین مگر فرق اسمین اور اوس میں اس قدر ہوگا
 بسبب گیارہ حروف ہونے اسم اولے کے حروف
 عرضی کو گیارہ طرح دینا عرض کیا گیا تھا اب یہاں بشمول
 اسم اولہ ہی گیارہ گیارہ بائیس حروف ہوتے ہیں اس
 اسم کے عمل میں مفردات حرف عرضی کو بائیس حروف پر
 ہر دو اسمائے آن دام دولتہ کی طرح دینا ہوگا مثلاً حروف
 عرضی جملہ چہین ہون بائیس بائیس دو بار طرح ہو کر باقی رہے

بارہ حروف گیارہ حروف اسمِ اوّل کے جاتے باقی حرف
 اوّل اسم پر محبوب الدولہ کی طرح منتہی ہوئے پس یہ ہی حرف
 لے لیا جائے گا یہ حرف منسوب اسم مبارک سے حضرت
 پیر و ستگیر رضی اللہ عنہ کے یا زدہ اسمائے معظم سے نقشے
 میں حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ہے اسی اسم کو موافق قانون اسمِ اولے کی اہمیت
 سے شفاء کے امراض کے عمل کرنا ہوگا۔ اب ہم کو یہاں
 خلاصہ شرح کل حروف مانند اسمِ اولے کے کرنیکی ضرورت
 نہیں کیونکہ اس اسم میں بھی وہی حروف کا بیان ہوگا جو
 اسمِ اولے میں گذرا مگر دو حروف دال - ہا - جو اس اسم میں
 ہیں وہ اسمِ اولے میں نہیں تھے لہذا اس دو حروف کے

دو نکتے لکھ دیتے ہیں۔

نکتہ ہشتم حرف ہشتم اسم آن دام دولتہ

۵

حرف آٹھواں نام نامی آن دام دولتہ کا حرف دال ہے
یہ حرف بلا خلاف خالی غصہ سے ہی مزاج اس کا سر و خشک
اور یہ حرف جمالی ہے باقی قاعدہ اوپر عرض ہو چکا یہاں
عرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

نکتہ یازدہم حرف یازدہم اسم آن

دام دولتہ

۶

چندے مگر ارواں نام نامی آن دام دولتہ کا حرف ہا

ھوئے ہیں یہ حرف بلا خلاف علماء کے مختلف کی جلالی
 گرم خشک مزاج ہے باقی فوائد اولیہ پر غور فرما کر اسپر ہی
 عمل کیا جائے حاجت بیان نہیں انتہا۔

سرور کیفیت اسم سیوم آن ام دولۃ مع یازد
 نکات ہر نکتہ عمل یک حرف چلنے یازد وہ حروف
 محبوب بادشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

چونکہ یہ اسم درجے اول میں جلالی اور دوسرے میں بھی
 جلالی سخت آتشی مزاج نہایت درجے میں گرم و خشک ہے
 شرح کامل کر کے تقرر مزاج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں
 کیونکہ انتہائے دریافت میں جلالی یہی ثابت ہوتا ہے
 اسم میں محض حروف کے ساتھ بحث ہے علمائی حاکم کے

اقوال سے ہم کو غرض نہیں وہ آبی فرما کے تو کیا استنطاق

جمل کبیر و درجے تک جلالی ہے چنانچہ جمل کبیر ۱۷۳۳ میں

استنطاق میں الف عین شین پس اتفاق اقوال مشائخ

سے زاد اللہ عرفانہ و رحمت اللہ علیہم اجمعین کے سوا

جلائی جن شیاطین و ارواح جسیع قسم کے بعض وعدت

فی مابین احیام ظواہر کے بے نظیر ہے اس عمل میں ہی

عامل کو مطابق قانون اولے کے عمل کرنا ہوگا مگر اس

کیا رہ حروف میں موافق قاعدہ اولے کے بائیں حروف

موصوف اولے ترکیب کر کے متقیس حروف کر لین فی کل وقت ^{۱۳۳}

میں قانون بالا پر عمل فرماوین مکرر سنہ کر بیان کی کیا حجت

ہے مگر اس اسم میں حرف شین ہے کہ یہ حرف اسم ہے

اولے میں آیا ہین ہے لہذا نکتہ نہم کا بیان کر دینا ضروری ہے

نکتہ نہم حرف نہم اسم آن دام دولتہ

شش

حرف نوان نام نامی آن دام دولتہ کاشین ہے یہ حرف

آتش جلالی گرم و خشک ہر مگر علمائے فلسفہ اس کو

بادی کہتے ہیں اگر طح تنسیوین^{۳۳} منتہی اس حرف پر ہو تو مطابق

قانون بالا کے عمل فرماوین انتہا

سر چہارم کیفیت اسم چہارم آن دام دولتہ
مع یازوہ نکات ہر نکتہ عمل یک حرف جلیہ یازوہ حرف

میر محبوب علی خلد اللہ ملکہ

جانو حضرات یہ اسم کل اسم سے چھوٹا ہے مگر حقیقت

چھوٹا ہے اسی قدر قوت فتوح و کشائش کا رستہ
 خصوصاً فتح قلعیات و بلاد و عقد قلوب اجسام اور روحانیت
 و تسخیر ارواح جناب میں لا جواب ہر دلائل صادقہ کے ساتھ اصل مزاج کو
 اس اسم کے آسانی اور اختصار میں بیان کرتا ہوں سے ہونہیں سکتا یہ
 صفحات ایک ایک حرف کی شرح میں پر ہو گئی لہذا نہایت مجبور ہو کر زبان
 قلم سے اس اسم کو بادی و گرم و سرد و سرد رہے میں لکھا گیا اب عالمگیر
 چاہیے کہ مطابق قانون اولے کے اسکو بھی عمل میں دین یعنی تینوں اسموں کو صوف
 اولے کو اسم کے ساتھ ملا کر کہ چار گیارے چوتالیس حرف ہوتے ہیں اور
 مفردۃ حروف عرضی کے طرح دین جس حرف پر طرح بنتی ہوگی اور حرف
 اسم عظم پر بستگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مستحصلہ ہوگا اس اسم میں محض ایک
 ہی حروف ملا ہے اس کا نکتہ یہی لکھ دینا ضرور ہے۔

تکمیل سیوم حرف سیوم اسم آن ام دولتہ

س ا

حرف سیوم نام می آن ام دولتہ کا حرف راہی حرف باتفاق علما حروف و

علما کمال کسیر کے خاکی ہر اور مزاج النکاح و خوشگ جالی ہر قاعدہ عمل ماوین انتہا

مصنف کتاب دست بستہ خدائیں عالمین عجلالہ تعالیٰ

امید کی جاتی ہر صاف بیانی پر اس کے آپ حضرات تک کہ لیکر دہو کا نہ کھاؤ

کیونکہ یہ کتابت و فائزات و اشارات و معات و رموز کنایہ اور مہاوارہ

و اصطلاحات علوم مثل حقیقہ کسیر عا جعبہ و معبد طلسم و طلسماتہ وغیرہ سہلانا

ہر جہت کہ مصنف کتاب سے دریافت کاملہ فرمالین گئے یا پر علمیت سے

وس پانچ با مطالعہ فرمالین یا کوئی فن ہذا رائے نے لینے اپنی جہت پر قصد

عمل کا نہ فرمائینگے اجازت اس کتاب کی شائقین عا ل کو دینی فقط یہ

حاشیہ

حاشیہ میں ہم چند قواعد عامل و عمل کے لئے جو اثر
 لازماًت سے ہی بیان کر دیتے ہیں اور چند قواعد منفرد
 بھی عرض کر کے ایک تقریر ذیل پذیر اقسام کلام پر تحریر
 کر کے اختتام کتاب کر دیتے ہیں۔

صفت عامل

عمل کر سیکنے وہی لوگ لائق و فائق ہیں جو پرہیزگار و متشدد
 ہوں ویری تاثیر یعنی مراد یا بی میں صابر ہوں جذب
 و عاقل مرد با اعتقاد ہوں ویری مراد یا بی میں کلمات
 بے صبری زبان پر نہ لائے والے ہوں مدام منتظر
 رحمت باری رہ کر بھی سمجھتے رہو والے ہوں کہ ابھی ہمارے

مراد برائے والی سے پرہیزگار و سچا لوگ ہیں جو معصیت
سے توبہ کئے ہیں اگرچہ کہ قبل تو یہ بہت کچھ فاسق و
فاجر تھے۔

صفت عمل

عمل میں ترک حیوانات اشد لازمت سے ہر ترک حیوانی
مقسم ہے اور پر تین قسم کے۔

قسم اول

ترک حیوانات جلالی قسم ثانی ترک حیوانات جلالی قسم ثالث
ترک حیوانات جلالی و جالی۔

صفت ترک حیوانات جلالی

حیوانات جلالی اس کو کہتے ہیں جو حیوانی سے ملین ہوں یعنی

جمع جاندار پس تمامی قسموں کے حیوانات کا گوشت و بیضہ
خواہ وہ بری ہوں یا بحری یا ہوائی مون حیوان جلالی ہے
ترک جلالی میں سوائے اون کے کل اشیائی جمادی و
نباتی کا استعمال جائز ہے۔

صفت ترک حیوانات جمالی

حیوان جمالی وہی اشیاء ہیں جو حیوان جلالی بالا سے مشتق
ہوتے ہیں چنانچہ شیر و جغرات و دق و شہد و مشک
و غیر و چونہ صدق و نمک سمندری و بیضہ۔ جمالی میں بیضہ
اگر جبکہ یہ قواعد بالا حیوان جمالی ہے مگر اس کو محققون نے
حیوان جلالی فرمائے ہیں دلیل اثباتی ادن کی قوی زبردست
ہے فرماتے ہیں کہ اوس سے ایک حیوان برآمد ہوئیوالا

علیٰ ہذا القیاس کل اشیا پر تمیز کر لیا جائے سوئی اون:

اشیا کے جادوی و نباتی کا استعمال جائز ہے الا

تین شے مہندی - انجیر باغی و صحرائی یعنی گور۔

صفت ترک حیوانات جالی و جلے

اس تنگ مین موالید ثلاثہ کے کل اشیا کا پڑھنا ہے مگر بدعت

لا چاری ایک شئی جادوی پتھر و گندم یا اور قسم کا اناج یا سو

جات تر و خشک سہ کوئی ایک غذا تقرر فرمالین اگر میوہ تر

ہو تو خرزہ یا تر یا گلدی یا کھیر جس سے گمان سیلی کے پڑے گی

کا ہو ہرگز استعمال نہ کریں اگر ایسا نہیں تو یہ بھی جائز ہے

بہت عاملوں نے بیل کی خیر نہیں کہا تے ہیں یہ مسکد کسی

محقق سے ثبوت کو نہیں پہونچا اس لئے ہم اس کا ذکر نہیں کرتے

کیونکہ یہاں اختصار ملحوظ ہے مگر باعث ترک شریل نہایت
شرع و بسط کے ساتھ کتاب مراۃ العالمین میں اپنے
عرض کر دئے ہیں ملاحظہ سے معلوم ہوگا۔

اسی اصل بدرجہ لاچاری پانی نہیں پیا کرین مگر بہت کم ہوئے
سوائے اسکی ایک تن کا خس و خاشاک سے بھی داخل
شکم ہوگا تو پرہیز باطل ہوگا عمل کو بد عملی سے رجعت ہوگی
اور عامل خراب ہوگا۔

صفت آب

پانی نڈی و تالاب کا بہتر ہوتا ہے یا بعد م میسری چوٹے چوٹے
چشمون کے پانی کا استعمال جائز ہے مگر وہ درودہ ہو یا
چھوٹی سی نہر بہتی ہو جس کا عرض نصف گز سے کم بھی ہو اور

عشق کم از کم چار انگشت بھی ہو تو اوس پانی کا استعمال جائز ہے
 بشرطی آنکہ یہ نہر جس مصدر سے مشتق ہوئی ہو وہ مصدر عرض
 طول و عمق میں وسیع ہو اور وہ مصدر اور وہ مشتق ہر دو
 مقام پاک میں واقع ہوں ورنہ ناجائز۔

قاعدہ پچھلا

ترک حیوانات جمالی کرین تو سوائے اپنی غیر استعمالی
 شئی سے پرہیز کرین یعنی جو کام کرنا ہو خود ہی کر لین
 مثل پانی کا لانا و پکانا وغیرہ اگر خادم مثل اپنے پرہیز
 رکھتا ہو تو شرکت اوس کی جائز ہے۔

قاعدہ دوسرا

جب ترک حیوانات جمالی کیا ہو تو فقط کوئلون پر پکایا جائے

چوب ترین خوف حیوانات کا ہے۔

قاعدہ تیسرا

استعمال چرمی ہنایت مضر ہے مثل جوتہ و موزہ و آب
مشک و جلد کتاب وغیرہ۔

قاعدہ چوتھا

جب ترک حیوانات جمالی کیا جائے تو پارچہ دو ٹریڈ
سے پرہیز رکھیں ایک تہہ بندیا و پارچہ بلا دو ٹریڈ
زیب بدن رکھیں پارچہ مذکور کو خواہ کورا ہو یا موٹا
ہوا ہو آب وہ دروہ میں طاہر کر لین بدست خود یا وہ
خادم کے ہاتھ جو مثل اپنے ترک دیا ہو۔

قاعدہ پانچواں

ہر پر مرک حیوانات جمالی کیا جاتا ہے تو خلوت از خلق
 ضروری لاحق ہوتی ہے اور عزلت از خود بھی اوسکے
 ساتھ شامل کیونکہ ان ابواب کا حصول کثرت خلق میں
 محال و غیر ممکنات سے ہے۔ لہذا بیت صحرائی عاملین کئی
 مسکن بے خوف ہے۔

قاعدہ چہٹا

تمام عمل کسی مرد و عورت سے ملاقات تو ملاقات
 بات بھی کرنا ایک طرف آواز کا ستاؤ ستانا مضرب
 بات کرنا اوسی شخص سے جائز ہے جو اپنا شریک
 ہے مگر اوس میں بھی اختصار ملحوظ۔

قاعدہ ساتواں

روز اول فاتحہ شیرنی وغیرہ پر کرین اور کچھ خیرات بھی
 کرین اور بعد اتمام عمل بھی نان بچتہ بدست خود فقرا کو
 گزرنے اور اونے دعا چاہیں۔

قاعدہ آٹھواں

قبل چلے و بعد چلے حیوانات چرند و پرند کا قید سے
 رہ کرنا اشد لازماًت سے ہر بشر طیکہ جانور بلا طلب
 آوین یعنی فرمایش کر کے نہ مگناوین کیونکہ خود پکڑوانا
 ثابت ہوتا ہے۔

قاعدہ نواں

بعد فراغت چلے ہر روز اسکی کچھ تعداد پر وظیفہ کہیں
 یعنی جس قدر چاہیں پڑھ لیا کرین۔

قاعدہ دسواں

وقت عمل گل و بنجر و خوشبو بھی ضرور ہے بعد پیر خواست

وہی پھول مزار و نیر چترہ داوین و یا پانی مین بہا وین ہے

قاعدہ گیارہواں

جہان ترک حیوانات بجالی ہوتا ہے صوم بلا انفصال لازم

آتا ہے۔

قاعدہ بارہواں

اول تین روز آگے سے صفائی جسم کے لئے روزہ رکھیں

روز سوم غسل پاک کریں بعد غسل بہ نیت غسل پاک مانتہ میں

پانی لے کر ساتھ مرتبہ سورۃ الفاتحہ دم کر کے سر پر ڈالیں

ایسا تین بار پڑھ کر ڈالنے سے غسل پاک ہو جاتا ہے روز چوتھا

وہ بھی رہا نہ آوے جس روز سے عمل کی ابتدا ہوتی تھی
 مگر بعد از نماز میں پاک کرین انظار میں بجز ایک کہ جو رکے
 کچھ نہ کہا وین اور اس پانی پی کر اور جسم کو عطر عنبر حیوانی سے
 معطر کرین بخور عود و صندل کا کر کے بعد از نماز مغرب
 حجزے کے ایک کونے میں بیٹھ جاوین اور استغفار کو
 روز زبان رکھین بعد از نماز عشاء و رکعت نماز پڑھ کر
 تدرائے کرین پھر استغفار پڑھنے میں مشغول رہین بعد گزرنے
 نصف شب کے ایک دو گانہ نماز ادا کر کے بہ روح پاک
 جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزران کر
 اور ایک دو گانہ نماز ادا کر کے ثواب اوس کا ضایہ ^{تمیز}
 جناب اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

گزارنے اور ایک دو گانہ نماز ادا کر کے خدمات میں
 چارون اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 جمیع اصحاب کے گزارنے اور ایک دو گانہ اذا
 کر کر خدمت پاک میں جناب حضرت پیران پیر میران محی الدین
 سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزارنے
 اور ایک دو گانہ نماز بہ نیت سلامتی حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
 ادا کرے اور ایک دو گانہ نماز سلامتی میں اپنے مرشد کے
 ادا کرے اگر زندہ نہیں تو ثواب اوس کا روح پاک
 کو اون کی بخشش اور ایک دو گانہ بہ نیت قضاے حاجت
 ادا کرے اس عرصہ میں نماز صبح کا وقت ہو بعد ادا نماز
 صبح تین بار سورہ فاتحہ اور گیارہ بار سورہ اخلاص اور

چالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر فاتحہ پڑھ کر فرج المہسر
جناب حضرت اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ کذاکر
گیارہ بار درود شریف و گیارہ بار سورۃ خلاص
تین بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر ثواب ایس کا خدمت
پاک میں جناب حضرت غوث الاعظم پیر دستگیر علی
تعالیٰ عنہ کے گزرا نے پہر وہی سورتین اوسی
تعداد پر پڑھ کر خدمات میں بزرگان دین جیسے مثل
عالیہ کے گزرا نے من بعد درود شریف پڑھ کر جو
عمل کہ اپنے پڑھنے کا ہوا بتا کرین اب یہاں ہے
ہر روز تا اتمام ایام چلہ و در کعت نماز قضا کے حاجت
ادا کرتے رہیں کل نمازین موصوف اوی کی ضرورت

نہیں اب حضرات عالمین معلوم فرماوین کل اعمال
 کا یہی طریقہ ہے جو فقیر نے عرض کیا مگر یہاں خاص کر
 اعمال کتاب ہذا کے عمل میں چند کلمات زیادہ عرض
 کرنے کے ہیں عرض کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں
 بعد افطار غسل پاک کا کرنا جو بالا عرض کیا وہ ہی غسل پاک
 کے بعد ادا دے نماز مغرب اور ایک دو گانہ نماز
 جس کا نام صلوات الاسرار ہے ادا کرین ترکیب ادب کی
 بعد تقریر ہذا کے عرض کر دے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ
 باقی کل امور میں قیواً عبدیلاً پر عمل فرماوین بعد نماز صبح
 خاتمہ موصوف بالا سے فراغت حاصل کر کے درود شریف
 جو من تصنیف حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے

گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنا عمل شروع کریں بعد اشتهائے
عمل بھی درود شریف پڑھ کر ختم فرمادیں وہ درود شریف
یہ ہے۔ معدن الجود والکرم منبع العلم والحکم
وعلی اللہ واصحابہ وسلم۔

عالمین عمال کتاب ہذا آگاہ ہو وین کہ آپ حضرات کو
تین دو ربلا انفصال کرنا ہو گا ہم نے آگے ہی عرض
کرتے آئے ہیں اگر ایک ہی دور میں بفضلہ تعالیٰ
کامیابی ہو تو دو رثانی و ثالث کی پہر کیا ضرورت ہے
بیان دوسرا اولے - دو راوی میں محض ترک
حیوانات جلالی کریں منظر ترک جلالی آبادی میں بھی
کر سکتے ہیں دوسرا ثانی - اس دور میں ترک حیوانات

جمالی کرین یہ عمل آبادی میں کر نہیں سکتے ۔

دو رٹالٹ ۔ اس دور میں ترک حیوانات جلالی

و جمالی ہر دو کرنا ہوگا حسب بیان اولیٰ نہایت احتیاط

کو کام فرماوین ۔

قاعدہ پہلا ۔ جب عمل بلا انفصال کرنا ہوتا ہے ایک

چلہ سے دوسرے چلہ کے درمیان تین روز سے

کم یا زائد وقفہ جائز نہیں ہوتا ہے پہلے چلہ میں ترک

حیوانات جلالی کی نیت ہر اوس میں روزہ کی حاجت

نہیں دوسرے چلہ میں ترک حیوانات جمالی کیا جاوے گی

اسلئے تین روز کا وقفہ اشد ضرورت سے بعد تین روز

ترک حیوان جمالی کی نیت کر کے صائم بلا انفصال ہو ضرور ہے

بعد تین روز کے دوشمائی شروع کرے بعد اتمام اس دور کے
پھر تین روز کا وقفہ فرماوین پھر اس تین دن میں ترک
حیوانات جلالی و جمالی کی نیت کریں بعد تین دن کے دوشمالت
شروع کریں اسکے ختم کے بعد فراغت حاصل ہوگی
ایک روز پر ہنر باقی رکھیں دوسرے روز سے کچھ
کھانا پینا شروع کریں مگر گوشت کا کھانا بعد تین چار روز کے
مناسب نہیے۔

قاعدہ دوسرا۔ جو نمازیں کہ اوپر بیان کرتے آئے ہیں
جسکو ابتدائے عمل میں ادا کرنا بتلائے ہیں وہی قاعدہ
یہ تین دور میں ہر دور کی ابتدا سے شب میں جاری کرنا
ضرور ہے ہر روز کے لئے تکلیف نہ فرماوین مگر صلاۃ

الاسرار حبس کی ترکیب اب ہم بتاتے ہیں اور نماز
قضا کے حاجت یہ ہر دو ہر روز تا اتمام غسل
جاری رکھیں۔

قاعدہ تیسرا۔ ہر نماز کی رکعتوں میں بعد فاتحہ
سورۃ الاخلاص یک مرتبہ اگر می تواند تین مرتبہ
پڑھا کریں۔

بیان نماز صلوٰۃ الاسرار

اقول نیت یہ ادا کریں۔ بصلی رکعتین صلوٰۃ

الاسرار تقی اللہ تعالیٰ وجہا الی جہت الکعبۃ

الشریفۃ اللہ اکبر۔

اول و دوم رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے گیارہ گیارہ

مرتبہ سورۃ الاخلاص و رد کرین بعد سلام گیارہ مرتبہ
 سورہ فاتحہ و گیا مرتبہ سورۃ اخلاص و گیارہ مرتبہ
 درود شریف و رد کرین بعد کہڑے ہو وین اور عنہ جا
 بغداد شریف کر کے ایک ایک قدم پڑھیں اور اسمائے
 معظمہ و رد زبان کرتے جائیں قدم اول پر یا حضرت
 سید محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
 اغثنی علی ہذا القیاس ہر قدم پر ایک اسم معظم یا زوہ اسمائے
 مبارک سے آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ لفظ اغثنی
 پڑھتے جاوین تا یا زوہ قدم یا زوہ اسمائے پاک کا ورد
 ختم کریں تفصیل اسمائے پاک کی نقشے میں ملاحظہ فرمائیں
 جو ہمنے آگے ہی نقشہ عرض کر دئے ہیں۔ جب گیارہ قدم

بڑھ چکے تو ڈائین قدم پر سیدہ مقدم رکھ کر دست بستہ
 کھڑے رہیں اور خیال کریں روضہ مبارک میں آنحضرت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاضر ہوں کنبد مبارک سبز
 رنگ تصور کریں یا زودہ مرتبہ سورہ فاتحہ و یا زودہ مرتبہ
 سورہ اخلاص و یا زودہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کے
 یہ دعا گیارہ مرتبہ ورد زبان کریں۔ یا حضرت
 غوث الصمدانی السید عبدالقادر جیلانی انا
 عبدک و مریدک مظلوما و عاجزا و محتاجا الیک
 فی الدین والدنیا و الاخرۃ مدد کن فرما دے
 یا ذن اللہ بحسب اللہ و برضاک اللہ فی حاجتک
 ہذا۔ بعد از جو کچھ کہ حاجت ہو بالادب عرض کریں

من بعد درود شریف یازدہ بار و سورہ اخلاص یازدہ
 بار و سورہ فاتحہ یازدہ بار پڑھ کر فاتحہ کرین پھر واپس
 قدم بقدم اولے آوین یعنی پچھلے پاؤں اور ہر قدم پر
 ایک ایک اسم اعظم اسمائے عظمیٰ بالاسے معہ لفظ اغثنی
 پڑھتے آئیں جب آچکے ہو تو گیارہ مرتبہ سورہ فاتحہ
 و گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص و گیارہ مرتبہ درود شریف
 حسب قاعدہ اولے تکرار کرین اور فاتحہ بنام حضرت پیر و شکر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذران کر یہ خواست کریں۔

عرض حال مصنف کتاب کی خدمات میں
 حضرات ناظرین کے

جانو حضرات محبت میں یہ بادشاہ اسلام کے فقیر ایسے

بہت کھول دیا جو قابل کشف نہیں تھے ہر ایمغنی خوف گروہ پاک
 باز ان منتظان باطن کا ہے کہ کہیں انتظا مآ طرف اس غریب کے
 نہ وہ پہلین اب امید قوی ہے منتظان موصوف سے کہ
 دریا دلی سے اغماض فرما دین گے کیونکہ بادشاہ اسلام
 کی حقیقت پوشیدہ کو اہل اسلام پر ظاہر کرنا ایسی کچھ برائے
 نہیں ماورا اسکے اس میں کچھ لغو بھی نہیں ان نفس الامر ہے
 مان کچھ خوف مردم جہال کا ہے کہ زبان طعن مطعان
 اون کی نہایت دراز اعتراض کو کہیں جائے تو نہیں کیونکہ
 دریاے علوم موج زن ہے مگر خوش آمدی کا دہتیا
 لگائے خیر اب تو مثل اس قول کے کہ سمنے او ہکلی میں
 سروے موندنے کبڑے تے ہیں لیکن اہل انصاف سے

یہاں کچھ عرض کی جائے گی یعنی اقسام کلام کے بتائے
جائے ہیں۔

اقسام کلام

سب سے عقلمند و نباریک بنیون کلام کے اقسام تو بہت کچھ
ہوں گے بہ ظاہر و قسم معلوم ہوتے ہیں ایک کلام کذب
دوم کلام صدق۔ کلام کذب میں دو قسم پائی جاتی ہیں ایک
کلام مردود با دلیل دوسرا کلام مقبول بے دلیل۔ مردود با دلیل
وہی کلام ہے جو بعض مردم از سر تا پا کسی امر میں دروغ
بی فروغ کہتے ہیں چنانچہ زید بن خالد نے کہا کہ لایسا بیضہ ہے
کہ ہر شب تار یک میں تو کیا بلکہ شب و بجور میں بھی موسوی
بی بیضہ ہے مردم وہی ضیا میں چلتے پھرتے شب گزاری کرتے

میں انتہا پس اس کلام کو مردود با دلیل کہتے ہیں دلیل
اس کی۔ الکذاب لا امتی۔ قسم دوم کلام کذب

کہ جو مقبول ہے دلیل ہے وہ کلام کلام شعرا ہے چنانچہ

ظہوری توصیف میں ابراہیم عادل شاہ کے کہ جو بادشاہ

بیجا پور تھے کتاب ظہوری کی ابتدا میں تو صفیہ بیت کہتا ہے

اگر چیکہ کل کتاب احوال کذب شاعرانہ سے مالا مال ہے

مگر یہاں ایک دو مثالیں مقام توصیف میں مثلاً عرض کر

جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ بطیبت

خلیل کعبہ دل نہ دیا ہی نہ، برو صادق شنائی قبلہ گاہی

اوس سوائے اوس کے دوسرے مقام نثر میں کئی فقرے

کہا ہے اوس میں ایک یہ فقرہ عرض کیا جاتا ہے۔

فقیرہ - سخن بان بلند می از کو تا ہی سقف فلک صد جا
 خمیدہ در انداز آستان بوسی شنایش سر بریر پاکشیدہ
 اگرچہ کہ یہ صدق نہیں بالکلیہ کلام دروغ ہر بلکہ بیت اول اسر
 بہ لفظ کعبہ کفر ثابت ہر مگر فریغ اوس کو کس صنعت اور کیسے
 نکات دقایق الفاظ فصیح و بلیغ کے ساتھ دیا ہر کہ باد صفت
 جھوٹ مقبول فصحا و بلغا ہر پس یہ کلام مقبول بے دلیل ہر
 اس کو کلام خوش آدانا کہتے ہیں انتہا -

دوم کلام صدق

صنعت

کلام صدق کے بھی دو قسم ہیں ایک صدق فی ا
 دوسرے صدق فی الحقیقت - مثال صدق فی الصنعت نقل ہر
 بادشاہ اکبر مرحوم و مغفور ایک بزرگ عرب بخاری

کی ملاقات کو رونق افروز ہوئے بعد سلام سنت الاسلام
 کے بزرگ نے فرمائے کہ آپ کون ہوا اور کیا نام ہے
 بادشاہ نے فرمایا کہ میرا نام اکبر ہے بزرگ نے فرمائی
 و بے اکبر یعنی تو اکبر نہیں رہتا تیرا اکبر ہے سبحان اللہ
 کیا کلام پر صنعت ہو لفظ اکبر کے قلب میں رکب برآمد ہوتا ہو
 اب باقی رہا الف موجودگی سے حرف تے کے جو نظیر اسکا
 محذوف کیا گیا اس قاعدہ کو جبر مقلوب مستوی کہتے ہیں
 یہ جبر بطن ضایعہ سے مشتق ہے مکرر جبر بادشاہ نے
 فرمائے جسکو خوف عاقبت کا ہو وہ کیا عمل کیا کرے بزرگ
 نے فرمائے بکا کر یعنی زو خوف عاقبت سے اس لفظ میں
 بھی حروف اولیٰ بلا حذف حرف الف موجود ہیں سہا کر

بادشاہ نے فرمایا کچھ دعا فرمائے میرے لئے خبر کی بزرگ
 نے فرمایا اللہم بارک ماشاء اللہ کلمات عربی و
 ہندی و فارسی میں وہی حروف کی بحث ہوتی رہی مگر
 لفظ اللہم میں جو لام۔ مائیم زائد آئے ہیں یہ بھی اون حروف
 کے مماثلت سے علیحدہ نہیں چنانچہ لام حروف کاف کا نظیرہ
 ہے اور مائیم۔ و او کا نظیرہ ہے اگر چیکہ بسط موصوف میں و او
 نہیں ہے یہ حروف حرف آر سے بنا آر کا قلب و او ہوتا ہے
 بسط مقلوب الاعداد میں آر کے عدد ۲۰۰۔ ہیں قلب اس کا
 ۶۰۰۔ مراتب تنزل میں ۶۰۔ ہو کر پرتنزل میں ۶۔ کا ہندسہ
 ہوا استنطاق میں و او شکر نظیرہ اس کا حرف مائیم ہوا
 اب راء حرف میم قاعدہ میں بسط تنصیف کے حرف کاف

ہوتا ہے پس ایسے کلام کو کلام صدق فی الصنعت کہتے ہیں

انتہا۔ کلام صدق فی الحقیقت۔ کلام صدق فی الحقیقت

وہی کلام ہے جسکی حقیقت میں کسیکو کچھ کلام ہی نہیں ہوا معین

خود ہی اسکی صداقت کر لین وہی کلام دلیل صداقت اسکی

ہوگی خواہ وہ کلام باصنعت کہا جائے یا بلاصنعت چنانچہ

عمر۔ خالد کو گورایا کالا کہا جیسا کہا وہ ویسا ہی ہے تو اب

زید کو کوئی دلیل تردید میں اور جھٹلانے میں اسکی

باقی نہیں رہی۔ پس اس کلام کو کلام نفس الامر کہتے ہیں۔

معروضہ مصنف

اب خدمات میں شایقین کتاب ہذا کی عرض ہے

آپ حضرات بہ نظر غور و انصاف داد و نیکی اور حق گوئی

باز ہنہین رہیں گے کیا یہ فقیر نے بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

وسلطتہ کی نسبت جو کچھ عرض کیا جس کو آپ ملاحظہ فرمائے

ہیں آیا کلام نفس الامر ہے یا نہیں اور جو اسرار

اسما سے سلطان الاسلام کے اور سنہ پیدائش اور سنہ

تخت نشینی اور لفظ دستخط یا محبوب سے استخراج و برآمد کر کے

بتلایا ہے کیا امر صدق فی الحقیقت نہیں ہے اگر حضرات

کو نوعی شب و شبہ پیش ہو گا تو دواوات و قلم و پرچہ قرطاس

حاضر ہے مگر و سکر استخراج کر لے کر صدق و کذب کے

احتمالوں کو مٹا سکتے ہیں۔ بیٹ

انچیکہ عیانست عیانست اچھا اور اچھ بیانت بیانت بیانت

فقیر نے توکل دلائل علیہ سے استخراج اسرار کر کے مشکیش

آپ ناظرین حق وید کے کر دیا ہے ہر ایک متخرجہ و مستحصل
مانند چرخ بے دود کے روشن کر دیا ہے اس روشنی میں
جن حضرات کا جو مطلب ہوگا ملاحظہ میں آ ہی جائیگا۔ بالقرنہ
اگر تقریر خوش آمد آنا بھی سمجھا جائے تو کوئی برائی نہیں
ابھرا اللہ رب العالمین تمام حمد ثابت میں اللہ کو جو رب جملہ عالم کا
اگر صفات باری کی توصیف کیا جائے تو عین صفات ذات
ہے کیونکہ ذات و صفات میں سر مو غیرت نہیں ہے وجود
یک ذات ہر ظل صفات اس کا سلطان ظل اللہ ہر توصفات
اللہ ہے صفات کی توصیف عین حمد ذات ہر سلطان کا ظل اللہ
ہونا حدیث نبوی سے ثابت وہ یہ ہے۔

السلطان ظل اللہ فی الارض با وی الیہ

کل مملووف جس کی نسبت ہمارے رسول کریم علیہ افضل التہیۃ
 والتعلیم کا ارشاد ہے تو اس کے خوشامداری بھی عین خوشامد
 جناب باری ہے۔ آپ یہ فقیر اس بزرگ رسالہ کے
 ختم میں چند فقرات دعائیہ بھی لسان عربیہ سے عرض کئے
 بغیرہ بنین سکتا۔ اللہم اجب دعائی لسلطان الدیار
 الدکن ترید عمرہ و اہلہ و اولادہ و اقبالہ
 و سلطنتہ و مراتبہ بحق محمد و آلہ و اصحابہ
 اجمعین۔ اللہم بارک فی الدولۃ و حشمتہ و زراد
 ملکہ علی صراط المستقیم بافتاح ابواب فتوح
 علی الارض تحت السمات و المفاد المؤمنین و المؤمنات
 بحق نبیک سرور المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔
 اللہم ارحم علی العالی الملک الدکن اسمہ محبوب الدولہ
 و جمیع اہلہ و اولادہ و امراء عظیم المراتب

من اهل القرابت وجميع امراء عظام سلطنته وسائر
 الناس ديانته وحفظه في دوائ حفظك بحق
 يا حفيظ بحرمته رسوق لك واليه واصيبا به اجمعين
 اب یہ فقیر کو ان کے لئے بھی دعا کرنا اشد لازمان ہے ہوا جنہو
 نے کثرت محبت سے سلطان دکن کے شایع کرنے پر
 کتاب بزرگ ہذا کے مجبور فرمائے زر کثیر خرچہ چھپوانی
 میں صرف فرمائے نام نامی الخا سید جمال الدین صاحب
 بخش ہے علاقہ دار حضور پر نور دام دولۃ اللہم نرد
 عسمرہ و عمر اہلہ لحصول مقاصد الکنونین بحق
 نبتک وحبیبک و محبوبک و نراد دولۃ و اقبالہ من
 الوسيلة هذا الكتاب و اخرجہ من المقام الخفیض
 و رفعہ علی العلو المراتب فی الخدمت السلطان
 الکریم النفس الموصوف العالمیہ بحق محمد و آلہ

واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مصنف کتاب بھی اپنے لئے

کچھ دعا کر لیتا ہے
مصنف عفی عنہ

تاکہ یک سال بھی در پھرنے جاوے ہو
ہون رجوع ایسے کہ برآوے تمام عا

یا الہی ہون مستحق مجکو زبیر بے انتہا
برکت محبوب جانی سے سلطان کن

مصنف عفی عنہ

جسطح ہی فائدہ تن سے بدن جان کو
کیونکہ ہوتا ہے نفع حیوان سے انسان کو

یا الہی ہون نفع مجھ سے بھی سلطان کو
گر ہو کچھ مجھ سے نفع تو کیا عجب کی بات

نام مصنف

خانہ زاد سید ابراہیم ہون

شاہ غلام حیدر کرار ہون

یا حیدر کرار المدد

تایخ تصنیف کتاب

اگر چیکہ یہ کتاب سن تیرہ سو چھ مین مرتب ہوئی مگر شومی طالع
 قبل از تکمیل چوری گئی للہ الحمد مگر من ابتدای یازدہم
 ربیع الثانی سن تیرہ سو نو لغایت یازدہم شعبان المعظم
 سن مذکور مین بدو گاری خلفائے عقیدت شفا ریشل
 سید شاہ عمر علی کرار قادری و سید شاہ محمد حسین کرار
 قادری و مولوی سید شاہ نور اللہ کرار قادری مع حضرات
 تلامیذ پر تمیز مثل سید یوسف صاحب و سید زین العابدین صاحب
 و محمد بڑے خان صاحب جمہدار و منشی محمد حسین صاحب
 مرتب ہوئی اللہم بارک فی ہذا الكتاب۔ یا حیدر کرار اللہ



انجیکہ مصنف را بعد تکمیل کتاب یا و آمد

حضرات ناظرین و شایقین و علماء فن ہذا یعنی دانایان جفسر
والتکنیس کے خدمات میں اگرچہ کتاب جہاں تا ب ہذا کے اٹھاون^{۵۸}
صفحہ میں فقیر تمہیدی بیان میں چند سطور عرض کر دیا ہے اور
ایک سو ستر دین صفحہ میں بھی کچھ کچھ عرض کرتا ہوا یہاں بھی
عرض کر دینے میں مقصر نہیں ہے۔ حضرات اکثر اہل تصنیف تو
تیر ملامت کا نشانہ ہوا کرتے ہیں علماء فن کے اعتراضین
خواہ وہ کسی قدر معقول بھی نہیں ہوں منظر قابلیت فنون
کے انکی نکتہ چینی میں خود مصنف کو احتمال نوعی حقیقت کا
ہو جاتا ہے تو ادا ہے جواب یہی امر فضول و غیر ضرورت
متصور نہیں ہوتا بہر ادا اس معنی کے کہ مکرر بیانی پر شا قیدیل

ہوں کیونکہ جو ہر لیاقت کو طرہ زیادہ ترحق بجانب ہی ہوتا
 بخلاف جہال کے کہ اُنکے بجا حملوں کی کومی تردید ہی نہیں
 بلکہ یہ لوگ کلام الہی اور ارشاد انبیائی میں بھی عیب جو ہوتے
 ہیں اور پاک ذاتوں میں ان کے عیب لگانا عین ستم ہے

قطع

قِيلَ إِنَّ إِلَهَ ذُو وَلَدٍ	قِيلَ إِنَّ الرَّسُولَ قَدْ كُنَّا
مَا نَجْحَىٰ اللَّهُ وَالرَّسُولُ	مِنْ لِّسَانِ الْوَزِيِّ فَكَيْفَ أَنَا

الحاصل علمائے فنون ہذا کو کتاب سر محبوب شاہی کے علمی عیش
 میں غرض ہو تو اول فقیر کے چند علمی مسائل کو حل فرمائی کر کے
 معترض ہوں تو جواب دینے کے لئے اپنی اوقات عزیز
 کو صرف کرنے میں دریغ نہیں کریگا انشاء اللہ تعالیٰ

بالفرض اگر جوابِ شافی و کافی فقیر سے ادا نہ ہوگا تو خود
 بتظر اُنکے مراتب کے اپنی کتاب کو صحت کاملہ کے لئے
 اپنی کے جناب میں بلا لحاظ پیش کر دیگا۔ اور اُن کے چشمہٴ علم
 جرمہٴ نوش ہونے میں مفتخر و ممتاز ہوگا **مصرع**
 قدر زرزگر شناسد قدر جوہر جوہری : اور اگر
 اربابِ بالائد کو ربلہٴ حل کئے اس فقیر کے علمی عقد و
 کے محض اپنی ذرا زبانی و طول و طویل بیانی سے معترض
 ہونگے تو وہی مضمون جو کتاب بزرگ ہذا کے اٹھاون ^{صفحہ}
 اور ساتویں سطر سے ابتدا اور ^{۵۹} اٹھاون صفحہ کی انتہا تک اسکی
 انتہا ہے اور تینے جوابِ شافی و کافی و دافی ہے تکرارِ جواب کی
 کوئی حاجت نہیں وہ علمی سبیل جبکہ حل کر دینکے لئے فقیر ^{سبیل}
 وہ یہ ہے

علم جفر

قلم اول

سوال اول

یہ خط کس قاعدہ پر مبنی ہے علوم جفر سے کس علم کا نتیجہ ہے مرکب
کس لفظ سے منجملہ بساط مجاریہ علم جفر کے تعلق رکھتا ہے اور
زبان اس عبارت کی کیا ہے اور فقیر کیا مضمون عرض کیا ہوا
نِشَاد وِہِم شَبَاعِقْ تَزَاهَا تَبَوُّطٌ سِقْصِ
تَزَاهُكَ دَوْمَطْ انتہا

دوسرا قلم ایضاً

یشدج یخدس ثدج نف عھجج فدھک

تیسرا قلم ایضاً

لخ جد رزجج یخد مص سود حد تجزل

چوتھا قلم ایضاً

لکھلاؤ بجھاکو قلاب حرم سے
خلا بھی سہن متہل بالہ کا گھونٹا

قلم پنجم ایضاً

مہر و پست ہوا کرم و مہر و مہر

صح الہ محو و مہر و صح و مہر

ج و انتہا

اصطلاحات سلطان العلوم

غافطوس کا پیشا رست غنٹ غنٹ آرزو سچ

یہ دس ابواب جفر میں نزدیک بعضوں کے گیارہ

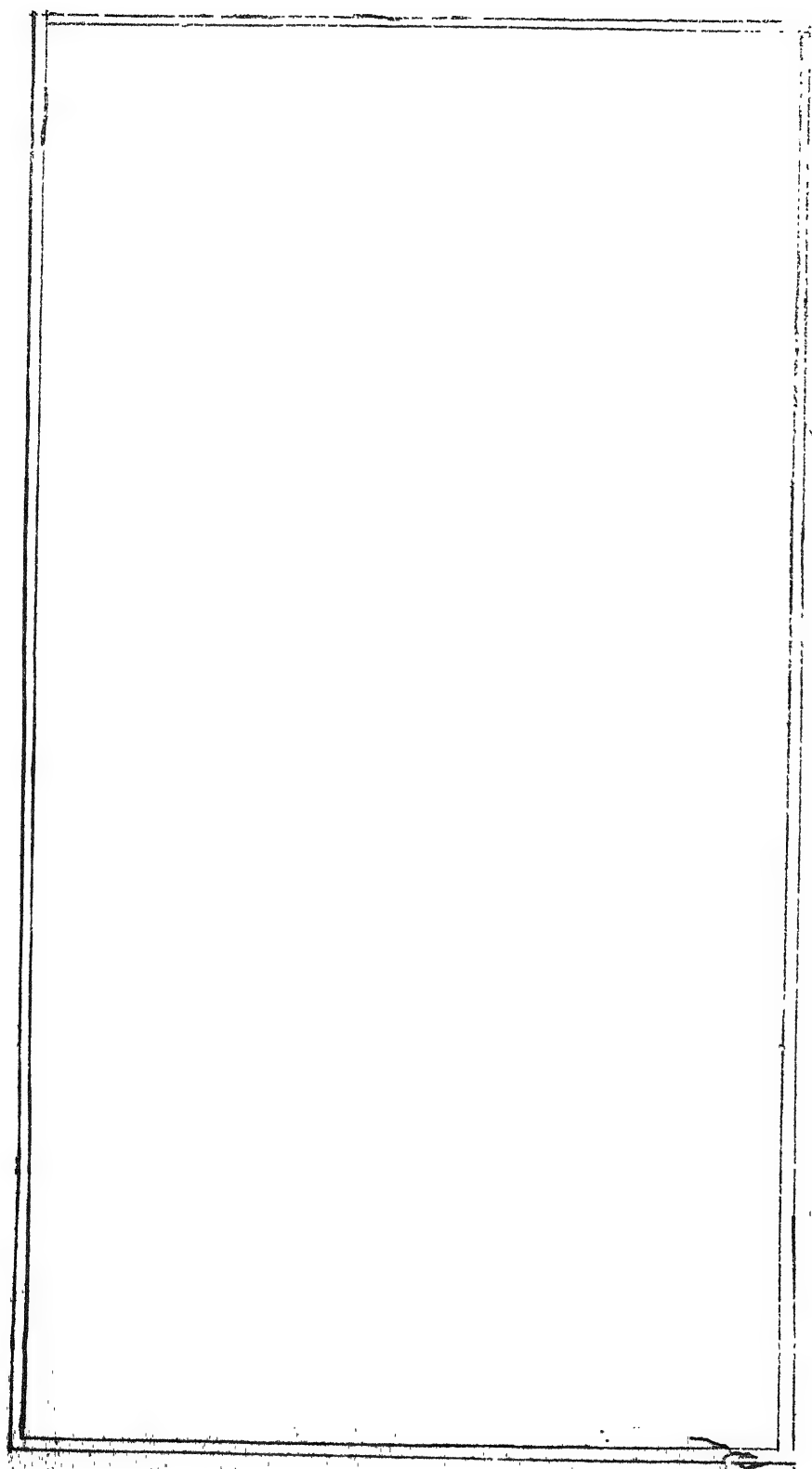
ہر ایک باب کی تعریف فرما دیجئے چنانچہ

کتاب سنا جاہ + تاج مہیط طرون + کتاب لوح آدم علیہ السلام
 تاج میثاقہم + قلب آفتاب مہتاب + عہود فرشتہ عطا کلیل
 و حربہ فرشتہ حیناء الملک + و حربہ مہیط طرون + حربہ فرشتہ مہیط طرون
 و حربہ فرشتہ عزرائیل علیہ السلام + و حربہ یوشعیا بن نون انتہا
 اور اصطلاحی معنی علم جفر میں ان بیس لفظوں کا کیا ہے
 اور کن ابواب پر اصولی و فروعی جفر کے مبسوط ہیں ^{یکچھ}
 کتاب ہیکل و تاج و منبر و زوہبیا و کلونہا و کرسی
 و حربہ و عہود و علم و نیزہ و برق و حربہ موسیٰ علیہ السلام
 و کتاب عصا موسیٰ و کتاب کرسی و کتاب قبة سلیمان
 و ہیکل سلیمان بن داؤد علیہ السلام و کرسی سلیمان
 علیہ السلام و لوح زرین و حروف قلب شمس و قمر

و کتاب بحر و اقلیم^{۲۱} پس اس سے زاید اور کیا تالیف

دیا جائے۔

یامید کر ارا الممدود



نقل در خواست عقیقت شمار

بعرض قدس عالی میر

ماجره نشان سرچشمه علوم فیض از دم عالی بطلاطم امواج بحر ذوق شوق
در دریا مستی و گردان بخشی در آمده کشتی مقاصد خود ما در نه امید را نده صدق
تر زبان دو اومان ایم که ما هم چند خرف ناچیز را اگر نایاب دانسته در بازار کتاب
سر محبوبش ای بشر منظور می عالی بمراد شرف یابی بر آردند - که پذیرا میشود اینست
عمر گذاران

ما فدیای شایسته عمر علی کرآقادی و شاه محمد حسین کرآقادی و مولوی شایسته نور افند
مردان عالی -

لیست
چونکه بنظر دگاری در ترتیب کتاب جهان تاب سر محبوبش ای درخواست ما مستحق
لینا منظور شد ادم گر لحاظ خاطر ما بداری که اختصار ملحوظ دل ماست - جمیع
به پیشگاه عالیجناب هدایت ماب مرشدی و مولای حضرت شاه غلام حیدر کرآقادی
مطلبه اعلیٰ بگذرد -
گر قبول افتد به عرض و شرف

گدزائندہ مرید مریدان والا سید شاہ عمر علی کرا قادی عفی عنہ مشرف بشرف اجازت
خلافت و میرا کین مجلس بیت الشفا بابتہ علاج مریضان مرجوعہ علاقہ عالی۔

قطعه تاریخ

بیم و طاد را و ظا اصحاب چار	دے ترقی چار کو ابے یار غار
بو بکر ادعس عثمان غنہ	حیدر کرار ہی ہین تاج دار

بخدمت فیض رحمت عالی مرتبت مرشدنا و مولانا جناب حضرت شاہ غلام

کرا قادی مدظلہ العالی بگذرو۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گدزائندہ حلقہ بگوشن والا شاہ محمد حسین کرا قادی مشرف بشرف خلافت و اجازت

ورکن اول مجلس بیت الشفا علاقہ عالی و حال منتظم کارخانہ کتابت محمود شاہی

ابیات تاریخ

علم کے میزان میں گرتو لینگے ہم	باؤنا و نون و قاف و ثابہم
عقل کے دوکان سے ہاتھ آئے ہم	ایک پہ وزن میں تضعیف ہو
اور حسین ابن علی سے ویدم	حیدر کرار سے ہے التجا

ہو قبول بارگاہ مرشدی جب کہ گزرے لاو بادلی بد نظم

برہم گاہ عالی درجہ فیض نزلت جناب فیضاب حضرت مرشد ہی دہلائے
شاہ غلام حیدر کار قاری مظلہ العالی بگذرد۔ اگر قبول افتد رشتہ عز و شرف
گزارانیدہ عاصی پر عاصی مرید والا مولوی سید محمد نور اللہ مشرف بجلافت
اجازت در کیں موم مجلس بیت الشفا علاقہ عالی۔

قطع

ہا دکاف و تاتنزل کیجئے عین کرمات پہ اوس کے لیجئے
حیدر کار تم سب سے طلب نور مولد میں بسن ہر دیکھے

نقل درخواست شاگردان شہید پر تیر

ہم کو بھی سخی تصور فرما کر اجازت سے قطعات تاریخ پیش کرنے کے ممتاز فرمادیا جا۔

بہت اہم مناسب گریہ شرف بجز جبار اسم کے دوسروں کو حاصل نہو گادہ چار اسماء بہ عین
سید فصیح محمد فرید خان صاحب جمدار محمد حسین صاحب و میر فرخانی صاحب۔ حیدر کار

بسمت عالی جناب تاج شاہ غلام حیدر صاحب کار قاری بگذرد۔ گزاریں سید پر تیر

قدیم و رکن دوم مجلس بیت الشفا علاقہ عالی۔

یک الف اللہ کا اور کاف کلمہ لے لیا	حرف ہما نام خدا سے مل گیا ڈاکر نے ال
جسے علامت طور پر اسے لفظ اکر دیا کے	غیبی کچھ پر دیکھتے باہر آگیا یوسف حال

بملاحظہ عالیجناب! یہ نام ہی حضرت شاہ غلام حیدر صاحب کار قادری = گدزائیدہ محمد بڑی

محمد ارکن سیوم مجلس بیت الشفا علاقہ عالی قطع

مخالفت کر کیا جو تصور	تو با۔ لام۔ ثا۔ ضا و ہین کے اندر
علو العظم گر چہ رسل ہین و لیکن	محمد بڑے سب سے ہین بندہ پرور

بشراف خدمت فیض درجت سرکار فیض آثار حضرت شاہ غلام حیدر کار صاحب قادی
گدزد۔ گدزائیدہ ملازم قدیم منشی میر فرخ علی ناظر مجلس بیت الشفا علاقہ عالی۔ اگر جبکہ محکوم جن جعفر
تکثیر فک ہین مگر مصداق الصحت تاش و لوکان ساعة کچھ عرض کرو یا ہون۔
گز قبول افتد ترے عز و شرف قطع

شین اسم شاہ سے لیکر دال دیوان سے لیا	یا ملا یاد الہی سے طا قدرت کے قاف
عقل کے انہوں سے ناظر جب ہوا یہ کہل گیا	جل سے فرخ تر از مطلب ملیگا صاف

محقق توستے کہ بعد تکمیل کتاب جهان تاب یکا یک تقریظی قصہ
 سہ چنڈا بیات تاج کتاب بذاتوا بفضیلت تاج محمد عباد خان
 بہادر صاحب خراوہ ثواب ظہیر الدولہ محمد بیچ اللہ خان بہادر
 فطرت جنگ ہنر عیس پر نر آن از کاٹ در اس سے پہونچا
 بلاکم ویش اس کتاب میں نقل ہوا

نقل

عنہم
 دام
 آمادی
 محمد ربی
 کرار قادری

نظارہ بخش چین عاقلیت میرا گلشن کرم در جہت شیخ المشائخ حضرت شہان غلام
 صبا می نامہ رہا رافرا گلہ ستہ تسلیم را بان باغبان گلشن
 سرنیات جبروتی رہا۔ وز مرئہ احوال این بیل عقیدت مند
 بان جناب گل نورس چین رموزات لاہوتی بنا۔

که این خوشه چین خرمن آن عالی درخت - و زکریا
 خوان مانده فیض منزلت و جوعه نوش آن بزم میکه شریعت
 ساقی بلند همت - و آشنای آن معلم کبر طلائع علم معرفت و
 طریقت - اعنی بنده سرفراز یافته و فیض گرفته آن رشک
 مسیح که کرامت های معجز نمایش از آفتاب زیاده تر روشن
 الحاصل شاخ نهال قطره تازیخ که از تخم افکارم روئیده است
 هر چند که این سفال ریزه بمقدار - و خرف پاره نامهموار
 راستایگی آن نیست که با چنین جواهر آبدار معنی ستر
 محبوبشایی همساک گردد - بے شایسته تکلف این نسخه
 جامع فنون محبوبی و این مجموعه شرافت حسن و خوبی
 گستاخ نیست بهار افزا که غنچه های بستگی مضمونش

بمعنی ظاہر و باطن رشک افزاے چمن عقدہ پر دین۔ گلیا
 صنایع بدایع جعفری بشگفتہ روی فیض مانند گلزار فردوس
 برین۔ اما گلستان را از خار بند و ساحل بحر از خس و
 خاشاک چارہ نیست لهذا امید کہ در اواخر ہیئت قطعہ
 آن گلشن مورس کن رسالہ کہ در ہر قطعہ اش ہزاران مثال
 بیان تازہ کہ از کثرت برد مندی معنی سر سبز بار آورند۔ اگر
 جادہ بہار مراد و سر سبزی بخت است کہ بزنگ سبزہ پا اند
 زیر پائے نظر تفرجیان گلشن فیض گرد و گنجایش دارد

ابیات

درآمد گل تر بہ نظر حبیب

بغنون ادق گرچہ ہمیش قریب

کتاب جہان تاب علم جعفر

چہا نسخہ بے عدیل و نظیر

<p>بتوصیفش و کن نصیب ز روی جهان چه عجیب اجابت یکن یا عجیب</p>	<p>شال تهر در جهان نافه قلم گفت سال ظهورش بده فتح بر دعا حیدری کرده ام</p>
---	--

و سخط عینه
 محمد صادق خان

اعلان

چونکہ یہ کتاب جہان تاب کو تین درجوں میں بزرگی حاصل ہے
اول ذکر پاک سے جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کہ جو
اوپر اپنے سلطان الاسلام خلد اللہ ملکہ وحشمتہ کے عنایت
و حرمت سے پایاں ابتدای خلقت سے ہی دوسرے بزرگی مع
اپنے بادشاہ اسلام کے تیسرے بزرگی علم جفر سے کہ یہ علم
سلطان العلوم ہی پس نظر ان بزرگیوں کے یقین کا درجہ ہے
کہ امرا یاں عظام و بیگمات بلکہ و سایر عمدہ داران
جلیل القدر بلکہ و اضلاع و تمامی راجہ گان زمین داران مغر و ممتاز
عہدہ محبوبہ قدر اس کتاب کی فرمائش کیونکہ نہ فرمائش کے بغیر

یہ کتاب اپنے فرمانبراری و ایشان کی بزرگیوں پر لبریز ہے۔ لہذا
مصنف کتاب جہانناہ ہذا ہدیہ کتاب کا طالب نہیں محض پیشی
میں خیر خواہان سلطان کن صان اللہ عن الشہر الفتن کے پیش کش کرتا ہے
ہاں بنظر وقت اس کتاب کے اُن خیر خواہوں کو پیش محبت آباد شاہ اسلام
کی جس قدر قدر دانی ہوتی جائیگی وہ کل خیر خواہان سلطنت پر بندہ
اخبار روشن ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ سر
یا حیدر کرار اللہ

اطلاع ضروری

کل ایماں مطاب و ساہو ان کہ فروش معلوم فرمادین کہ یہ کتاب کتبستان
سرمایہ خرید و فروخت اسکا ممکنات ہو و نہیں چاہی سیکو قطع فرماد
ایچا مفائدہ نقصان کثیر ادھوا و گرا جائزت۔ یا حیدر کرار اللہ